۹ر دسمبر ۱۹۶۵ء | ۸ر شعبان ۱۳۸۵ھ | ۹ر فتح ۱۳۴۴ ہش

اخبار احمدیہ

قادیان ۳۰ر نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس افراد کی خیریت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی عمروں میں برکت دے۔ آمین۔

قادیان ۳۰ر نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بنے تا اہل و عیال بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان میں ۱۱ر ۱۲ر ۱۳ر دسمبر کو جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے اللہ تعالےٰ کامیاب کرے

قادیان کی مبارک بستی میں چند روز!!!

قلبی تاثرات کے چند نقوش

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

میں نے بہت سے لوگوں کو اس وقت محوِ تعجب پایا۔ جب میں نے ۱۴ر اکتوبر کو اہل و عیال کے ساتھ قادیان جانے کے لئے "رخت سفر" باندھ رہا تھا۔ اس پُر آشوب زمانے میں مشرقی پنجاب کا سفر بھلا کون سی عقل و دانائی کی بات تھی۔ اپنے اس پروگرام پر آج میں بھی تعجب کرتا ہوں۔ نہ معلوم کیا بات دل میں سما گئی تھی کہ میں نے دیوالی کی تعطیل میں بال بچوں کے ساتھ قادیان جانے کی ٹھان لی۔ میں جانتا تھا کہ ان دنوں مشرقی پنجاب کے حالات قابل اطمینان نہیں۔ اور کسی مسلمان کے لئے اس علاقے کا سفر خطرے سے خالی نہیں۔ پھر بھی مکرم جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کو ٹیلیگرام دے کر اس سفر کی اجازت چاہی۔ اور میرے اصرار پر ۱۹ر اکتوبر کو اجازت آگئی۔ مگر اس کے ساتھ کسی مجسٹریٹ، کسی گزیٹڈ آفیسر یا کسی ایم۔ ایل۔ اے سے اپنے تازہ فوٹو پر اپنے نام اور ہندوستانی قومیت کی تصدیق کرا کے یہ شناختی کارڈ اپنے پاس ضرور رکھوں۔ میں نے اس شرط کی پوری پابندی کی۔ مجسٹریٹ۔ آنریری مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس سے اپنے انڈین نیشنل ہونے کی سرٹیفکیٹ لے لی۔ اس اہتمام کے ساتھ ۲۴ر اکتوبر کو اہل و عیال کے ساتھ بمبئی سے روانہ ہوا۔ مکرم رحمت اللہ خاں صاحب امیر جماعت دہلی۔ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی کو اپنے پروگرام کی اطلاع دے دی تھی۔ میں جب دہلی پہنچا تو رحمت اللہ خاں صاحب کو سخت پریشان پایا۔ وہ میرے اس سفر سے خائف تھے۔ ان کے دل میں میری طرف سے جو ہمدردی ہے اس سے وہ مجبور تھے۔ اور بار بار یہی کہتے تھے آپ لوگ دہلی کی سیر و تفریح کر کے بمبئی واپس چلے جائیں۔ مشرقی پنجاب کے سفر کا قصد نہ کریں۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بھی متامل تھے۔ وہ بھی شرح صدر سے مجھے اس سفر کی اجازت نہ دے سکے لیکن یہ سارے احباب میرا اصرار دیکھ کر خاموش ہو گئے۔ اور میں خدا کے رحم و فضل کے ساتھ پروگرام کے مطابق ۲۸ر اکتوبر کو بخیر و عافیت قادیان پہنچ گیا۔ اس سفر میں شناختی کارڈ استعمال کرنے کی بھی ضرورت پیش نہیں آئی۔

قادیان کی زیارت غنچۂ دل کے لئے بادِ بہاری کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس "ارض حرم" میں داخل ہوتے ہی دل کی کلی کِھل اُٹھتی ہے۔ اور نسیم رحمت کے جھونکے دینی احساسات کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگا دیتے ہیں۔ میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ گیا تھا۔ میری خواہش تھی کہ ایک مرتبہ اپنی زندگی میں ان بچوں کو "تخت گاہ رسول" کی زیارت کرا دوں میری یہ خواہش ظاہری صورت میں پوری ہو گئی۔ آ گئے ان کے دلوں میں ایمان و عرفان کی بشاشت پیدا کرنا۔ یہ خدا کا کام تھا۔ اور آج میں "آستانۂ النبیؐ" پر سجدہ ریز ہوں کہ میرے اہل و عیال میری توقعات سے زیادہ قادیان کے دینی ماحول سے متاثر ہوئے بمبئی کی ہنگامہ آرا۔ رنگین اور دلچسپ زندگی کا خیال کر کے میں خوف زدہ تھا کہ شاید یہ بچے اس ماحول سے مانوس نہ ہو سکیں گے۔ مگر میرا خیال بالکل غلط نکلا۔ یہ بچے وہاں کی روح پرور محبت آمیز اور ولولہ انگیز فضا سے ایسے مانوس ہوئے کہ "قادیان" چھوڑنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ بچوں نے اپنے اپنے اسکولوں سے ایک ایک ہفتے کی مزید رخصت لے لی۔ اور اسی دارالامان میں جم کر بیٹھ گئے۔

قادیان دینی و باطنی اعتبار سے تو بہر حال ہر احمدی کے لئے اطمینان و سکون کی جگہ ہے۔ لیکن اس مخدوش زمانے میں ہمارے درویش بھائیوں نے "نظم زندگی" کو جس اعلیٰ معیار پر برقرار رکھا ہے۔ اسے دیکھ کر مردہ دل آدمی وہاں کے ماحول میں حیرت انگیز کشش پاتا ہے۔ یہ دانے تو معلوم نہیں کس تخمیم پر کیوں مرتے ہیں۔ لیکن یہ احمدی ایک اعلیٰ مقصد زندگی کے لئے اس ماحول سے محبت کرتے ہیں۔ اور اپنی ادا دکو بھی اسی کا پرستار بنانا چاہتے ہیں۔

یہ شاید یقین محکم۔ ایمان کامل اور پُرجوش عمل کا نتیجہ ہے کہ آج کل "قادیان" ظاہری حسن و زینت کے اعتبار سے بھی پُرکشش ہو گیا ہے۔ وہ درویش جو دنیا کی رنگینیوں سے الگ تھلگ سیدھی سادی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انہوں نے عجیب "حسن عمل" اور "ذوق زندگی" کا اظہار کیا ہے۔ "بہشتی مقبرہ" جو پہلے محض جماعت احمدیہ کے نیک نفس بزرگوں کی آخری خوابگاہ سمجھا جاتا تھا۔ آج ایک خوبصورت تفریح گاہ کی شکل بھی اختیار کر گیا ہے۔ اس کے ایک حصے میں "زنانہ پارک" بنا دیا گیا ہے۔ عورتیں گھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر یہاں آ کے کھلی فضا میں سانس لیتی ہیں۔ اس پارک میں بچے اور بچیوں کے لئے کھیل کود کا سامان بھی ہے۔ یہ وہاں آ کر خوب کلیلیں مناتے ہیں۔ اس کی فاضل زمین پہ کھیتی ہوتی ہے۔ اکثر جگہ نہایت قرینے سے پھولوں کی کیاریاں بنائی گئی ہیں۔ روشنی اور پانی کا معقول انتظام ہے۔ اور اب احاطۂ مزار اقدس کے پاس ایک فوارہ بھی لگ رہا ہے۔ ان باتوں سے قادیان کا حسن دوبالا ہو گیا ہے۔ اور اس سے ہمارے درویشوں کے "حسن ذوق" کا پتہ بھی لگتا ہے۔

ہمارے بچوں نے اگر وہاں مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ میں نمازیں پڑھیں۔ بیت الدعا میں دعا کر گئے۔ اور منارۃ المسیح کی منزلوں پر چڑھے تو ساتھ ہی وہ "بہشتی مقبرہ" بھی گئے۔ اور یقیناً وہ وہاں کے خوشنما مناظر اور حسن انتظام دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

لیکن ان ظاہری و باطنی محاسن کے علاوہ ایک اور چیز تھی جس سے ہمارے اہل و عیال بہت متاثر ہوئے۔ وہ چیز تھی۔

(باقی صفحہ نمبر ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راہا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۶۵ء

وقت کی اہم ضرورت — کفایت شعاری

دارالسلطنت دہلی میں مورخہ ۱۷، ۱۸ نومبر کو گورنروں کی دو روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملک کی اقتصادی اور غذائی حالت کا جائزہ لیا گیا۔ کانفرنس میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ غذائی مسئلہ کو قومی سطح پر حل کیا جائے اور مرکز و صوبوں کے درمیان زیادہ تال میل قائم کیا جائے۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے وزیر خزانہ شری ٹی ٹی کرشنماچاری نے بتایا کہ دیش کو اس وقت مشکل اقتصادی حالت کا سامنا ہے۔ لیکن مجھے اس کے بارے میں گھبراہٹ نہیں ہے جو ممالک بیرونی امداد دیتے تھے ان کی طرف سے ہاتھ کھینچ لئے جانے سے بدیشی سکہ کی بہت تنگی ہو گئی ہے۔ اس سے صنعتوں کو چوٹ پہنچی ہے اور بجٹ کی پوزیشن میں تبدیلی لازمی ہے۔

وزیر خزانہ نے صوبائی سرکاروں سے کہا کہ وہ زیادہ اچھا اقتصادی ڈسپلن رکھیں۔ وقت کی ضرورت یہ ہے کہ کفایت شعاری کی جائے اور خرچ گھٹایا جائے۔ دیش کی خود مختاری کا تقاضا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہم اپنے نجی وسائل کے اندر رہیں۔

وزیر خوراک شری سبرامنیم نے غذائی صورت حال پر بحث کی آپ نے کہا کہ غذائی چیلنج کا مقابلہ کرنے میں صوبے اہم پارٹ ادا کر سکتے ہیں۔ آپ نے کہا اس سال بارش کم ہوئی ہے اس لئے غذائی صورتِ حال لازماً مشکل ہو گی۔ فصل خریف میں کچھ کمی کا خدشہ ہے اور فصل ربیع بھی کوئی زیادہ اچھی ہونے کی امید نہیں۔ بارش کی کمی کی وجہ سے دیش کے کئی حصوں میں پانی کی کمی کا مسئلہ سامنے آئے گا۔ چارہ کی بھی قلت ہو سکتی ہے اور جو چارہ میسر ہے اُسے بچانا ضروری ہے وزیر خوراک نے زور دیا کہ علاقائی مفاد کو قومی مفاد کے تابع رکھنا چاہیئے۔ غذائی مسئلہ خوش اسلوبی سے حل کرنا ہوگا۔ کفایت شعاری کے اقدام کے لئے بڑی گنجائش ہے اور کھاتے پیتے لوگوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ زیادہ خرچ سے گریز کر کے مثال قائم کریں۔

(پرتاپ جالندھر ۱۹ نومبر)

اس طویل حوالے کے درج کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ جو بات ہم آگے چل کر کہنا چاہتے ہیں اس کا پس منظر اچھی طرح سامنے آجائے اور مسئلہ کی ضرورت و اہمیت کو ذہن نشین کرنے میں سہولت رہے۔ گورنروں کی کانفرنس میں جن ملکی نیتاؤں نے تقاریر کیں ہم نے صرف دو کی تقاریر کا خلاصہ درج کیا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ ملک کو درپیش اقتصادی و غذائی مسئلہ کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے دونوں نیتاؤں نے جس اہم نقطہ پر تان توڑی ہے۔ وہ ہے "کفایت شعاری"۔ وزیر خزانہ نے تو اس کو وقت کی ضرورت قرار دیا ہے اور وزیر خوراک نے کھاتے پیتے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کفایت شعاری کا نمونہ پیش کر کے دوسرے طبقہ کے لئے ایک اچھی مثال قائم کریں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ فی الوقت ہماری بیشتر مشکلات کا اور پریشانیوں کا حل کفایت شعاری کو اپنا دستور العمل بنا لینے میں ہے۔ کیا بلحاظ افراد اور کیا بلحاظ قوم کفایت شعاری سراسر مفید اور راحت کا موجب ہے ورنہ دنیا کے آرام و آسائش کے بارہ میں انسان کی خواہشات کی کوئی انتہا نہیں۔ ضروریات زندگی کی فہرست بنا لو۔ گھر کے استعمال کی ضروری چیزیں گننے لگو ایک شخص کو کونسی چیز کی ضرورت ہے ہزاران ریفریجریٹر سے ریڈیو سیٹ ٹرانزسسٹر، ٹیلیویژن سیٹ۔ کپڑے دھونے کی مشین کھانے پکانے کی آسائش، سامان۔ کوٹھی کے فرنیچر۔ غذائیں۔ فاخرانہ ملبوسات سواری کے لئے سائیکل سے لے کر ڈیلکس کار ایر کنڈیشن ریلوے سے کیا رٹمنٹ۔ تیز رفتار ریلیں۔ ہوائی جہاز بلکہ راکٹ تک۔ مطالعہ کے لئے مفید کتابیں۔ سائنس کی ٹیکنالوجی کی۔ زراعت کی۔ اقتصادیات کی۔ مذہبی غیر مذہبی۔ دل بہلانے کے لئے الف لیلہ کی طرز کی مزیدار کہانیاں بھی اور کچھ چٹکلے بھی پھر سینما کی پسندیدہ فلمیں اور پُرسرور نغمے۔ پھر ہم عمروں کی پُرقہقہہ زار مجالس جو تنگی وقت کے شکوؤں سے آزاد ہوں۔ اور ہر قسم کی سہولیات کے سامان میسر ہوں۔۔۔ اسی قسم کی ضروریات کی فہرست آخر کہاں تک بنا۔۔۔ جائیں۔ ان میں سے کس ایک کو غیر ضروری اور غیر اہم سمجھنے والا کون ہے کیا یہ سبھی انسان کے کام نہیں آتیں۔ پھر ایک کے پاس ہوں اور دوسرا ایک ان سے محروم ہے!! — پھر اس ساری فہرست کو اقتصادیات کے شکنجے سے ناپئے کس قدر دولت درکار ہے ان سب ضروریات کو پورا کرنے کے لئے۔ پھر بھی انسان کی خواہشات اور تمناؤں کی کوئی انتہا نہیں — ان سب خواہشات کے تند سیلاب کے سامنے بند لگانے کی بس ایک ہی صورت ہے کہ انسان کفایت شعاری کو اپنا دستور العمل بنائے اور میسر آمدہ تھوڑی سی چیز کو اپنے لئے کافی سمجھے اور اپنے تئیں اس بات کا عادی بنالے کہ وہ کبھی دوسرے کی فراوانی اور کثرت کو دیکھ کر۔۔ دل میں جلن پیدا ہوگی اور نہ کڑھن بلکہ ایک گونہ قلبی راحت اور سکون نصیب ہوگا۔ اسی مضمون کو کسی عربی شاعر نے اپنے ایک ہی شعر میں بڑے ہی پُرلطف طریق پر اس طرح بیان کر دیا ہے ؎

مَا كُلُّ مَا فَوْقَ الْبَسِيطَةِ كَافِيًا
وَإِذَا قَنِعْتَ فَبَعْضُ شَيْءٍ كَافٍ

انسانی ضروریات اور تمناؤں کی وسعت کا تو یہ عالم ہے کہ ایک انسان کو اگر ساری دنیا کی اشیاء میسر آجائیں تو بھی اُس کی خواہشات کا دامن پھیلا رہے گا اور وہ کبھی اس کے لئے غیر مکتفی ہونگی لیکن اگر قناعت سے کام لینگے تو چند چیزیں ہی کافی ہو جاتی ہیں۔

وقت وقت کا تقاضا ہوتا ہے اور وقت وقت کی ضرورت جس صورت حال سے اس وقت ہمارا ملک دوچار ہے کفایت شعاری نہایت ضروری ہے۔ دنیا کی بیشتر پریشانیوں اور تفکرات کا باعث اپنے گرد زیادہ سے زیادہ دولت اور آرام و آسائش کی چیزوں کو اکٹھا کر لینے کی خواہش ہے۔ اور پھر اس میں تفاخر و مباہات اور ایک دوسرے سے بڑھ جانے کا سلسلہ چل نکلتا ہے جو انسان کی زندگی کو اجیرن بنا کر رکھ دیتا ہے۔

قرآن کریم میں التکاثر نام کی ایک چھوٹی سی سورت ہے جس میں انسان کی اسی نفسیات کا بڑے ہی لطیف پیرایہ میں صحیح جائزہ لیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جب انسان میں ایسی روح پیدا ہو جائے تو ختم ہونے میں نہیں آتی بلکہ آخری دم تک قائم رہتی ہے۔ اس کے برعکس قناعت بڑی دولت ہے۔ اور انسان کو ہر قسم کی حرص اور لالچ سے بچا لیتی ہے اور عصر حاضر کے بگڑے ہوئے اقتصادیات کے مسئلہ کا یہی اصل حل ہے۔

جس قسم کی اقتصادی مشکلات کا اس وقت ہمارے ملک کو سامنا ہے ان کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہر ملک۔۔ اسی اپنے اخراجات میں کمی کرے اور کفایت شعاری سے کام لیتے ہوئے اپنی ضروریات کو محدود کرے۔ اس سے نہ صرف ملک کو بلکہ خود ہر شخص کو ذاتی فائدہ پہنچتا ہے۔

اس سلسلہ میں وزیر اعظم کی وہ تحریک بھی یادگار رکھے جانے کے قابل ہے جو انہوں نے اناج بچانے کے سلسلہ میں کی اور عورتوں کو خصوصیت سے توجہ دلائی کہ اناج کی بچت کرنے میں ان کا تعاون زیادہ ممد ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ہفتہ میں ایک وقت یا دو وقت کا کھانا نہ کھانا یہ سب باتیں بدلے ہوئے حالات کے تحت ایک نئے رنگ میں ہمارے سامنے آ رہی ہیں جن پر عمل درآمد کرنے میں سب کا بھلا ہے۔ ایک دوسرے سے تعاون کیا جائے تو تھوڑی اشیاء بھی کافی ہو جاتی ہیں۔ ایثار و قربانی کے جذبہ کو عمل میں لانے سے ملک کا یہ مشکل وقت آسانی سے گذر سکتا ہے۔ ایثار کے معنے ہیں دوسرے کی ضرورت کو مقدم کرنا اور قربانی یہ ہے کہ اپنی ضروریات کو نظر انداز کر دینا۔ یہ دونوں بڑی اچھی صفات ہیں جب کسی قوم میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو اُن پر ہر آنے والی مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ ایسے وقت میں انہیں اپنے نفس کا اُس قدر فکر دامنگیر نہیں ہوتا جتنا کہ دوسرے کی ضروریات کو پورا کرنے کا خیال۔

ملکی نیتاؤں کی ان سب تدابیر اور ہدایات کو سن کر احمدی مسلمان ہونے کے لحاظ سے ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہے اس لئے کہ یہ سب باتیں ہمارے لئے کوئی اجنبیت نہیں رکھتیں بلکہ اسلام کی تعلیمات میں اس کی بڑی تفصیلات ہیں۔ بلکہ ہر عسر و یسر کے زمانہ میں اسلام نے سال میں روزوں کا ایک مہینہ رکھا کہ ہر مسلمان کو اس بات کا عادی بنا دیا ہے کہ کمانے پینے کے معاملہ میں وہ ہر ایسی مشکل گھڑی کو بغیر کسی غیر معمولی گھبراہٹ کا اظہار کرنے کے صبر و شکر کے ساتھ گذارے اور اُسے احساس ہوتا ہے کہ عام حالات میں ایک نادار انسان کس طرح بھوک پیاس کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔ اس لئے اس کا فرض ہے کہ جہاں وہ خود مشقت پسند بنے وہاں دوسروں کی تکلیف کا احساس کرے اور ان کی امداد کے لئے ہر ممکن کوشش صرف کرے۔

پھر اسلام ہی کی تعلیمات کی روشنی میں حضرت امام جماعت احمدیہ رضی اللہ عنہ نے آج سے ۳۱ سال پہلے جماعت کے سامنے ایک خاص پروگرام رکھا تھا جس میں سادہ زندگی اور کفایت شعاری کا ہر احمدی کو پابند بنایا گیا۔ اب ۳۱ سال کی مشق کے ساتھ احمدیہ جماعت کا ہر فرد خوب عادی ہو چکا ہے اس بابرکت پروگرام کو ہمارے ہاں "تحریک جدید" کے مبارک نام سے پکارا جاتا ہے اسکی برکت ہے کہ احمدیہ جماعت ایک طرف سادہ زندگی کی عادی ہو چکی ہے تو دوسری طرف اسے قومی اور ملی مفاد کی خاطر قربانی کرنے اور ایثار سے کام لینے میں ایک گونہ قلبی راحت محسوس ہوتی ہے اور ہر ایسی تحریک پر عمل کرتے ہیں۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(کا)

وحی مقدس میں ذکر اور آپ کے سوانح

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مؤلف اصحاب احمدؐ قادیان

(۱)

الہامات الٰہیہ آیت استخلاف کے وعدۂ الٰہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الٰہی وعدہ کے مطابق حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہوئے۔ ہماری دعا ہے کہ ایّدہ اللہ بروح القدس و اعاذہ من کل شر آمین۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت پھر ایک ہاتھ پر جمع ہوئی اور قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا۔ اور اس کا سلسلہ جاری رہا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان جماعت پر ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا نہایت کامیاب و کامران اور سرخرو ہو کر درگاہِ الٰہی میں حاضر ہونا حضور کے لئے مبارک امر تھا اور جماعت کے لئے بھی کہ جماعت کا ایمان حق الیقین تک پہنچ چکا تھا کہ حضور کے وجود میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں پوری ہو گئی ہیں دوسری طرف خلافت ثالثہ کا ظہور میں آنا مبارک امر تھا۔ سو یہ دو مبارک امور کا ذکر پہلے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی ولادت کی پیشگوئی میں ان الفاظ میں آتا ہے " دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔" دوشنبہ (سوموار) ۸ر نومبر کو ہی سانحۂ ارتحال بھی واقع ہوا اور اسی روز خلافت ثالثہ کا مبارک وجود ظہور میں آیا۔ صدق اللہ و رسولہٗ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں سے کچھ حصے درج کرتا ہوں جو میری سمجھ کے مطابق حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ کے متعلق ہیں۔ تین امور مدِنظر رکھنے چاہئیں۔ اوّل یہ کہ صاحب وحی کو مخاطب کر کے بھی جو باتیں کہی جاتی ہیں ان کے حقیقی مخاطب بعض دفعہ صاحب وحی کے پیرو ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ظاہری الفاظ میں مخاطب ہیں کہ والدین کی آپ ان کے بڑھاپے میں خدمت کریں۔ حالانکہ حضور صلعم کے والدین اس وقت موجود نہ تھے۔

دوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیٹے عطا ہونے کے بعض الہامات ہوئے لیکن اس کے بعد کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا۔ جس سے معلوم ہوا کہ بیٹے سے مراد بیٹوں میں سے کسی کا بیٹا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے یہ ثابت ہے کہ بعض پیشگوئیوں میں حضور سے مراد حضور کے کوئی خلیفہ تھے یا کسی کے متعلق پیشگوئی اس کے بیٹے پر پوری ہوئی۔ تیسرے انبیاء و اولیاء کو اولاد عطا ہونے کی بشارت بھی دی جاتی ہیں۔ جب اس اولاد کا صالح ہونا مقدر ہوتا ہے۔

(۱) خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔ انّا انزلناہ قریبًا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وکان امر اللہ مفعولًا (تذکرہ ص ۸۷۲۔ تاریخ نزول ۱۸۹۶ء) تین باتیں ظاہر ہیں۔ ایک یہ کہ ابناء الفارس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آئندہ ساری نسل مخاطب ہے جن میں سے خاص طور پر ایک کے نزول و انزال بالحق کا ذکر کیا ہے۔ دوسری یہ کہ نزول و انزال میں خاص حکم الٰہی سے کسی کے ظہور میں آنے اور کسی اعلیٰ روحانی منصب پر فائز ہونے کا مفہوم داخل ہے تیسرے یہ قادیان سے قریب اتارے جانے کا ذکر ہے۔ اور ربوہ باوجود ظاہری مسافت کے لحاظ سے بھی صرف چند گھنٹوں کا سفر ہے ہمسایہ ملک کا حصہ ہونے کی وجہ سے بھی قریب ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تربیت و اعلائے کلمۃ اللہ اور قیامگاہِ خلافت بننے سے وہ اپنی مرکزیت میں معنوی رنگ میں قادیان کے قریب و مثیل ہے۔ سو یہاں بتایا گیا ہے کہ مشیتِ الٰہی سے یوں مقدر تھا کہ گویا ایک خلیفہ وہاں انتقال فرمائیں اور دوسرے خلیفہ وہاں حق کے ساتھ نزول فرما ہوں دو دفعہ بیان کیا ہے کہ ہم نے حق کے ساتھ اسے نازل کیا ہے۔ اور وہ حق کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ اس میں الشیطانی وسوسہ کا ازالہ ہے کہ قادیان تو دائمی تخت گاہ رسول ہے پھر خلیفہ کی قیامگاہ اس سے باہر کیوں ہے اور کیوں انتخاب بھی قادیان سے باہر ہوا ہے بتایا کہ یہ وسوسہ باطل ہے۔ ہم نے تخت گاہِ رسول کے ظلّی و مثیل میں جو گویا معنوی رنگ میں قادیان کی برکات و انوار میں قرب رکھتا ہے۔ نیا خلیفہ نازل کرنے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔ اور اس امر میں خاص دستِ قدرت کار فرما ہے کہ قادیان اور قادیان کے ملک ہندوستان کے کسی باشندہ کے لئے بھی خلافت کو منتخب کرنے والی شوریٰ میں شمولیت ممکن نہ ہوتی۔ اور جو اوّلین ابن فارس قادیان کے قریب خاص روحانی منصب پر فائز ہوں وہی اس الہام کے مصداق ہیں گویا یہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (ایدہ اللہ) پر منطبق ہوتا ہے۔

(۲) لنحیینّک حیوٰۃ طیّبۃ۔ ثمانین حولًا او قریبًا من ذالک۔ وترٰی نسلًا بعیدًا۔ مظہر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السماء۔ یعنی ہم تجھے پاک اور آرام کی زندگی عنایت کریں گے اسّی برس یا اس کے قریب قریب۔ یعنی دو چار برس کم یا زیادہ اور تو ایک دور کی نسل دیکھے گا۔ بلندی اور غلبہ کا مظہر گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ (الہام ۱۹۰۰ء۔ تذکرہ ص ۴۰۱) گویا آپ کے ہاں نسل بعید میں سے ایک مظہر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السماء کے ظہور کی پیشگوئی ہے جس میں مخاطب آپ پر ایمان لانے والے مراد ہیں جن کے لئے یہ امر زندہ و ابلاغ [illegible] ہے۔ کوئی بیٹا یا پوتا جو حضور کی زندگی میں پیدا ہوا ہو زندہ نہیں رہا۔ اور خلافت ثالثہ کے انتخاب سے آیت استخلاف پھر ایک بار پوری ہوئی اور قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ الٰہی تھا گویا اللہ تعالیٰ قلوب مؤمنین پر نازل ہوا۔ اور حق و صداقت اس انتخاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ظہور میں آشکارا ہوئی۔

(۳) ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء کا الہام "یا قمر یا شمس۔ انت منّی وانا منک۔ انّا نبشّرک بغلامٍ نافلۃً لک نافلۃً من عندی"۔ (تذکرہ ۵۴۲) اس میں ایک خاص پوتے کی بشارت دی گئی ہے۔ اور پوتے کی خبر ان الفاظ میں دہرایا ہے کہ "نافلۃ من عندی" کہ گویا میری طرف ... ہو گا۔ اس میں ایک پوتے کو خاص روحانی مقام عطا ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔

(۴) مارچ ۱۹۰۶ء "انّا نبشّرک بغلامٍ نافلۃً لک"۔ فرمایا: "ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں۔ یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو۔" (ص ۵۹۹ و ۶۰۰)

(۵) ۱۹۰۶ء "انّا نبشّرک بغلامٍ مظہر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السماء۔ انّا نبشّرک بغلامٍ نافلۃً لک۔ سبحانک اللہ دارانک وعلّمک ما لم تعلم۔ انّہ کریمٌ تمشّی امامک وعادیٰ من عادیٰ۔ وقالوا ان ھٰذا الّا اختلاق۔ الم تعلم انّ اللہ علیٰ کلّ شیءٍ قدیر۔ یُلقی الرّوح علیٰ من یّشاء من عبادہٖ (تذکرہ ۶۴۶ تا ۶۴۷)

ترجمہ۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق اور بلندی کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔ خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی اور وہ معارف تجھے سکھلائے جن کا تجھے علم نہ تھا۔ وہ کریم ہے وہ تیرے آگے آگے چلا اور تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہوا۔ اور وہ دشمن کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے اور یہ منصوبہ کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے۔

اس الہام کے بعد حضور کو بیٹا عطا نہ ہونے کی وجہ سے یقیناً مراد پوتا تھا جیسا خود الہام نے آگے پوتا عطا ہونے کا ذکر کر کے اس حقیقت کا انکشاف کر دیا ہے۔ گویا یہ پوتا مظہر الحق والعلاء ہے۔ اور صاحبزادہ مبارک احمد کا قائم مقام گویا اسی طرح "پاک شکل اور پاک ساخت" ہوگا۔

(۶) ۶ر نومبر ۱۹۰۷ء "ساھب لک غلامًا زکیًّا۔ ربّ ھب لی ذرّیّۃ طیّبۃ۔ انّا نبشّرک بغلامٍ اسمہ یحییٰ"۔ ... (ترجمہ) میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا۔" (تذکرہ۔ ص ۷۴۸ و ۷۴۹)

یہ وحی بھی آپ پر منطبق ہو گی ہے۔ (۱۲ جولائی) حضور کو ایک بیٹے کی ولادت کی خبر ملی جو بمنزلہ صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم ہوگا۔ اور ہم اس وحی کو اس وحی کے ساتھ

ملاکر پڑھیں جس میں بیٹے کی ولادت کی تشریح اسی رنگ کے الہام سے پوتے سے ہوئی ہے تو ان سارے الہامات کی تعبیر معیّن ہو جاتی ہے۔ ذیل کی آٹھ رویا وغیرہ میں صاحبزادہ مبارک احمد صاحب سے مراد ان کے مثیل موعود و مبشر ہوتا ہیں۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ آپ کی پرورش و تربیت حضرت امّ المومنین رض نے فرمائی تھی۔ اس طرح بھی آپ بمنزلہ اولاد کے ہو گئے تھے۔ اور اس میں کسی تصنع کو دخل نہ تھا۔

(۷) ۷ر اپریل ۱۹۰۳ء "دیکھا کہ میں کسی راستہ پر چلا جاتا ہوں۔ گھر کے لوگ بھی ساتھ ہیں۔ اور مبارک احمد کو میں نے گود میں لیا ہوا ہے۔ بعض جگہ نشیب و فراز بھی آجاتا ہے جیسے دیوار کے برابر چڑھنا پڑتا ہے مگر آسانی سے اتر چڑھ جاتا ہوں اور مبارک اسی طرح میری گود میں ہے۔ ارادہ ہے کہ ایک مسجد میں جانا ہے جاتے جاتے ایک گھر میں جا داخل ہوئے ہیں۔ گویا وہ گھر ہی مسجد موعود ہے جس کی طرف ہم جا رہے ہیں۔ اندر جا کر دیکھا ہے کہ ایک عورت بعمر ۱۸ سال سفید رنگ و بال بیٹھی ہے۔ اس کے کپڑے بھگوے رنگ کے ہیں۔ مگر بہت صاف ہیں۔ جب اندر گئے ہیں تو گھر والوں نے کہا ہے کہ یہ احسن کی ہمشیرہ ہے۔" (تذکرہ ص ۴۸۱ و ۴۸۲)

مراد کہ مثیل مبارک گو دیں گویا بحفاظت ہجرت کر جائیں گے۔ جیسے ۱۹۴۷ء میں ہوا۔ مسجد موعود یعنی جماعت جس کا ان کو دیا جانا کا وعدہ ہے وہ ہجرت کر کے چلی جائے گی۔ عورت تو نیت متاثرہ والی ہوتی ہے اور تابع مراد جماعت ہے جو خلافت کے تابع ہوتی ہے۔ گویا (سفید رنگ کی) جماعت مامنین جس کی ہجرت کی عمر اٹھارہ سال ہو چکی ہوگی ان کا تابع کر دی جائے گی۔

(۸) ۱۸ر جولائی ۱۹۰۳ء "جاءك الفتح۔ ثم جاءك الفتح۔ (ترجمہ تیرے پاس فتح آئی پھر تیرے پاس فتح آئی۔ ناقل) پھر میں نے دیکھا کہ مبارک کو بہت سرخ پگڑی پہنائی گئی ہے۔" (تذکرہ۔ ص ۴۸۹)

گویا مثیل مبارک کو دستار فضیلت عطا ہوگی اور ان کے زمانہ میں مزید فتوحات رونما ہونگی۔ چونکہ یہ بات صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم پر منطبق نہیں ہوئی۔ اس لئے لازماً مثیل سے متعلق ہے۔

(۹) نومبر ۱۹۰۴ء۔ "(۱) رؤیا حضرت صاحبزادہ مبارک احمد سلمہ (اللہ تعالیٰ) ... کو کچھ دیر تک نہیں ملا حضرت کو تشویش اور فکر ہوئی۔ ان کی تلاش کر رہے ہیں تب حضرت امّ المومنین نے فرمایا کہ یہ مبارک موجود تو ہے پھر حضرت نے تین سجدۂ شکر کے کئے زمین پر۔

(۲)۔ غلام نادر آئے۔ گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ ردّ اللہ الیّ۔

(۳)۔ رویا۔ اپنے آگے بہت سی کنجیاں دیکھیں جو شاید دو ہزار کے قریب ہیں یا زیادہ۔" (تذکرہ ص ۵۲۲ و ۵۲۳)

صاحبزادہ مبارک احمدؓ کی وفات سے گم ہو جانے کے بعد "ینزل منزل المبارك" والے مبارک کے موجود ہونے پر سجدات شکر بجا لائے گئے۔ جیسے اب جماعت بجا لائی "نادر" خدا کا غلام آیا اور حضرت مسیح موعودؑ کا گھر پھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ اور خلافت کو بھی اور مبارک احمدؓ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا (ردّ اللہ الیّ) اور کثرت کنجیوں سے یہ مراد ہے کہ اس مبارک وجود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کثیر مشکلات کو حل فرمائے گا۔

(۱۰) ۱۶ر ستمبر ۱۹۰۵ء "رؤیا۔ دیکھا کہ ایک شخص مسمّی خیر میت ساتھ ہے۔ ایک گہرے پانی میں جو جھیل کی طرح ہے ہم ہر دو کنارہ کی طرف تیرتے جاتے ہیں۔ کنارہ بہت دور ہے۔ اور میں پانی پر لیٹا ہوا جا رہا ہوں۔ اور تیرتا چلا جاتا ہوں۔ اسی طرح تیرتے ہوئے جب میں قریب نصف کے پہنچا۔ تو معلوم ہوا کہ قریباً زانو تک پانی ہے۔ پھر کنارہ پر پہنچ گئے۔ اور خیال آیا کہ میرا لڑکا مبارک اسی کنارہ پر ہے۔ پھر ہم اس کو لینے کے واسطے واپس آئے تب دیکھا کہ پانی ایک طرف سے بالکل خشک ہے۔ ایک طرف باقی ہے اور لوگ خشکی پر چلتے ہیں۔ ہم بھی خشکی کی راہ پر چلنے لگے۔" (تذکرہ ص ۵۷۱)

اس رنگ میں امر ظہور پذیر نہیں ہوا۔ اس لئے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ قادیان اور مثیل مبارک کے درمیان بہت بھاری روک حائل ہو گی۔ جو بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو جائے گی اور قادیان اس طرف ہوگا جہاں ہند بھی ہوں گے۔

(۱۱) ۹ر فروری ۱۹۰۷ء۔

ا۔ اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک لنگر خانہ قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمیں معلوم ہوا کہ اس میں ایک سانپ ہے اور پھر ایسا خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے میں سے نکل کر کسی طرف بھاگ گیا ہے۔ اس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑھے میں قدم رکھا تو اس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہوا کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں ہے اور اس سانپ نے حرکت کی۔ اور پھر ساتھ ہی اس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا۔ جب باہر کی طرف بھاگنے لگے تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے۔ اور اس کی دو ٹانگیں ہیں۔ ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اس قدر موٹی ہے جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ۔ مبارک احمد کی والدہ اس سانپ کی طرف دوڑی اور ایک چاقو سے اس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی۔ پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آئی اور میں اس کی طرف گیا اور میرے ہاتھ میں ایک چاقو تھا۔ تو میں نے

. . . .

. . . . اس اژدہا کی ... چاقو سے کاٹ دی۔ بہت آسانی سے کٹ گئی۔ جیسے مولی یا گاجر۔ اور بہت کچھ پانی زہریلا اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلودہ رہا۔ میں نے اس چاقو کو ایک آگ میں جو قریب ہی سلگ رہی تھی ڈال دیا۔ اور اس سے بڑی بدبو آئی۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اس زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ مگر کوئی نقصان نہ پہنچا۔ بہر حال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا۔ اور پھر ہم تینوں اس مکان سے جب باہر آئے تو ڈاکٹر عبداللہ سامنے آتے نظر آئے۔ جب قریب پہنچے تو مسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تماشا کیا ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ کون کونسا پل اور کس کس مقام کا پل ٹوٹا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو معلوم نہیں۔ مگر یہ معلوم ہے کہ وہ دو پل جو ٹوٹے ہیں وہ پنجاب کے پل ہیں۔ پھر اس کے بعد الہام ہوا:۔

(۲)۔ العید الآخر تنال منہ فتحاً عظیماً (ترجمہ۔ ایک اور عید ہے جس میں تو ایک بڑی فتح پائے گا۔ ناقل)

(۳) زندگی با آرام ہو جانا پہلی زندگی سے" (تذکرہ ص ۶۸۹ و ۶۹۰)

یہ بھی ظاہر الفاظ پر محمول نہیں ہو سکتی اس لئے مثیل مبارک پر منطبق ہوگی۔ کہ ان کو اعداء سے واسطہ پڑے گا جن کے دو حصے ہو چکے ہونگے ایک چھوٹا اور ایک بڑا۔ ہر دو کے شر و شر سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا اور رؤیا مذکورہ میں احمدیت کے حق میں ایسی فضا پیدا ہو جائے گی جو گویا فتح عظیم کے رنگ میں عید کا حکم رکھتی ہوگی۔ گویا اس سے پہلے ایک عید ہو چکی ہوگی۔ اور یہ وہی عید ہے جس کا دوسری جگہ ذکر "ساتیا آمدن عید مبارک بادت"

یہ ہے اور یہ پہلی عید مثیل مبارک کے خلافت پر متمکن ہونے کی ہے اور مینڈ پاک کے مسلمانوں کے سفر کرتے وقت دو عیدیں بنی ہیں ہوئے تو ان سے مبارک رنگ میں فرق کر عید ہونے کا وعدہ ہے۔

(۱۲) ۸ر مارچ ۱۹۰۷ء "پھر یک سے دیکھا کہ ایک راہ پر چل رہا ہوں۔ اور میرے ساتھ میرا لڑکا مبارک احمد اور اس کی والدہ ہے اور مجھے خیال گذرتا ہے کہ میرزا غلام قادر مرحوم بھی جو میرے بھائی ہیں میرے ساتھ ہیں اور راہ میں اس قدر زنبور ہیں کہ ٹڈی دل کی طرح زمین پر پھیل رہے ہیں اور ایک میری ناف کے اندر بیٹھ گیا ہے اور پھر اڑ گیا۔ مگر کسی نے ضرر نہیں پہنچایا۔ اور پھر ہم سب ایک مسجد میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور مسجد میں بھی کر وڑہا زنبور ہیں۔ مگر ہم ان کے شر سے محفوظ رہے ہیں۔" (تذکرہ ص ۷۰۷)

گویا بوقت ہجرت قادر خدا کی معیت میں زنبور (اعداء) سے جو کثیر تعداد میں ہوں گے بحفاظت مثیل مبارک۔ ان کی والدہ ماجدہ اور مثیل مسیح موعود مسجد یعنی جماعت کے پاس پہنچ جائیں گے۔ اور کروڑوں زنبوروں کے شر سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا

(۱۳) ستمبر ۱۹۰۷ء "خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے۔ میاں مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہو گیا۔ بہت تلاش کیا گیا۔ مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔ پھر آگے چلے گئے۔ تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہوا ہے۔" (تذکرہ ص ۷۲۸)

صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کی وفات کے بعد ایک اور لڑکے یعنی پوتے کی ولادت کی خوشخبری ہے۔

(۱۴) اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ "اریك ما یرضیك۔ (میں تجھے وہ خیالات دکھاؤں گا کہ جو تجھے پسند آئیں گے) گویا یہ دکھاؤں گا اور بیرونہ باتیں دکھاؤں گا جن سے تو خوش ہوگا۔ ناقل)

۲۔ آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے (یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔

۳۔ رُدّ الیھا روحھا وریحانھا (یعنی تمہاری بیوی کی طرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کی گئی۔ (اس الہام کے بعد ساڑھے چوالیس سال آپ زندہ رہیں۔ ناقل)

۴۔ وما ناتوین الا احل امنتم۔ اور اگر مخالفین یا معترضین میں سے تیرے پاس کوئی آئے (ترین کے اس جگہ یہی معنی ہیں)

(۵) انا نبشرك بغلام حلیم (ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ناقل)

(۶) ینزل منزل المبارك (ترجمہ صاحبزادہ مبارک احمد کی جگہ پر نازل ہوگا۔ ناقل)

(۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت

(۸) ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون (ترجمہ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو نیک عمل کرتے ہیں۔ ناقل)

(۹) فرمایا۔ بعض متوحش خوابیں بھی ہیں جب کہ بعض ...

قادیان میں ایک تربیتی جلسہ

جزیرہ ماریشس میں جماعت احمدیہ کا اثر و نفوذ اور ایمان افروز تبلیغی حالات

رپورٹ مرتبہ مکرم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے

نظارت تعلیم کی طرف سے منعقدہ جلسہ میں جو ۱۲ر نومبر کو بعد عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال منعقد ہوا۔ محترم عبدالستار صاحب سوکیا نے ماریشس کے تبلیغی حالات بیان کئے۔ صاحب صدر اور محترم مقرر کی انگریزی تقاریر کا ترجمہ آخر پر خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے نے حاضرین کو سنایا۔

صدر جلسہ کی تعارفی تقریر

جناب صدر صاحب نے آپ کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ آپ پانچ سال سے جماعت احمدیہ ماریشس کے صدر ہیں۔ آپ کا خاندان جماعت میں معروف ہے اور اس جماعت کے متعدد افراد قادیان کی زیارت کر چکے ہیں۔ آپ کے فرزند شمشیر سوکیا صاحب نے ملازمت ترک کر کے زندگی وقف کی اور اب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم محترم عبدالستار صاحب کو ان کی اولین زیارت قادیان پر خوش آمدید کہتے اور ان کی خوش بختی پر مبارکباد کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کو ان حالات میں بھی اس کا موقعہ ملا جبکہ دیگر ممالک کے ہزاروں ہزار احمدی زیارت کے لئے تڑپتے ہیں لیکن محروم ہیں۔ بے شک دنیوی نقطہ نگاہ سے قادیان کی کوئی اہمیت نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے وقت تو قادیان اپنے صوبہ پنجاب میں بھی معروف نہ تھا۔ اللہ کا حضور سے وعدہ تھا کہ میں زمین کے کناروں تک آپ کو شہرت دوں گا۔ حضور کی زندگی میں یہ بشارت پوری ہوئی اور بعد میں بھی بار بار پوری ہوتی رہی۔ اور اب محترم سوکیا صاحب کی آمد سے پھر ایک دفعہ پوری ہوئی ہے۔ آپ سے تقریر کرنے کی درخواست کرنے سے قبل میں اس جماعت سے ذاتی تعلق کا ذکر کرتا ہوں جو وہاں کے احباب سے ملاقات کے وقت فوراً میرے دماغ میں مستحضر ہو جاتا ہے۔ یکم دسمبر ۱۹۵۵ء کی شیریں یاد میرے دماغ میں تازہ ہے۔ اس روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار ماریشسی احباب محترم عظیم سلطان غوث صاحب صدر جماعت۔ محترم عبدالرحیم سوکیا صاحب۔ محترم احمد عبداللہ صاحب اور محترم عباس سلطان [illegible] صاحب اور مجھے اپنے ہاں دعوت طعام پر مدعو کیا۔ دیگر مدعوین حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضور کے خاندان کے بعض اور افراد تھے۔ ہم حضور کے پاس پہنچے تو حضور نے محترم عظیم سلطان غوث کو مخاطب کر کے یہ الفاظ فرمائے کہ "آپ کے ملک میں بریانی مشہور کی جاتی ہے۔ اس لئے میں نے آپ کے لئے بریانی بنوائی ہے۔" افسوس کہ حضور پرنور اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار چکے ہیں۔ اور ہمارے معزز مہمان اپنے سابق پروگرام کے مطابق حضور سے ملاقات نہ کر سکیں گے لیکن ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔

جناب عبدالستار صاحب سوکیا آف ماریشس کی پُر از معلومات تقریر

ماریشس سے قادیان تک

جناب عبدالستار صاحب سوکیا نے فرمایا:۔

صاحب صدر و درویشان کرام! میں آپ سب کو جماعت ماریشس کا سلام پہنچاتا ہوں۔ محترم صدر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان کے بیان سے مسرت حاصل ہوئی ہے۔ ماریشس سے روانگی سے قبل میں نے حضور کی خدمت میں اپنے سفر کا پروگرام تحریر کیا تھا کہ پہلے میں قادیان آؤں گا اور پھر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو حضور کی زیارت کروں گا اور پھر وہاں سے حج پر روانہ ہوں گا۔ اور یہ بھی عرض کیا تھا کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۳۹ء کے جوبلی نمبر کے سلسلے میں میں نے اپنے مضمون میں تحریر کیا تھا (جو بعد ازاں کسی ایشو میں شائع ہوا) کہ مجھے حضور کی ملاقات کی خواہش ہے۔ میں ایسے الفاظ نہیں پاتا کہ جن سے میں اپنی قلبی کیفیت کا اظہار کروں جو اپنی اہلیہ اور بچی سمیت ۸ر نومبر کو امرتسر پہنچ جانے پر ہوئی۔ قادیان جلد پہنچنے کے لئے میرا دل بے حد تڑپ رہا تھا۔ قادیان کے متعلق ایسے ہی گہرے جذبات ماریشس کے تمام احمدیوں کے ہیں۔ ان کے لئے قادیان ہندوستان ہے اور ہندوستان قادیان ہے۔ پونے پانچ بجے شام جب ہم قادیان پہنچے تو میں بے حد مسرور ہوا۔

حضور کے وصال کا صدمہ

لیکن صد افسوس کہ یہاں پہنچتے ہی حضور انور کے وصال کی اندوہناک خبر ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جب میں پہلی بار بیت الدعا میں گیا تو وفور جذبات سے اسقدر مغلوب ہوا کہ میں پانچ منٹ تک زیر کوئی دعا نہ کر سکا۔ اور میرے آنسو بے تحاشہ رواں دواں تھے۔ پھر میں نے قادیان کی زیارت کی توفیق پانے پر صمیم قلب سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

درویشان قادیان کی عبادت گزاری

ماریشس کے حالات بیان کرنے سے پہلے میں بعض ابتدائی باتیں بیان کرتا ہوں۔ میں دور کے جزیرہ کا ایک بے حیثیت فرد ہوں مجھے آپ احباب سے ملاقات کی وجہ سے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ مجھے مسجد مبارک میں تہجد ادا کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں ہر روز بہت ابتداء میں یہ خیال کر کے آتا رہا کہ میں سب سے پہلے آیا ہوں۔ لیکن ہمیشہ بعض نہایت بوڑھے اور ضعیف افراد کو نوافل میں معروف پایا۔ ایسے ضعیف افراد کو ڈاکٹر انہیں دیکھ کر ہرگز ایسی مشقت کی اجازت نہ دے گا اور کہے گا کہ انہیں دل کے عارضہ کا خطرہ ہے۔ اس لئے گرم بستر میں آرام کرنا چاہیئے۔ آج بھی میں بہت جلد آیا۔ سمجھا کہ مسجد مبارک کے دروازے بند ہیں۔ میں نے آج تو تہجد میں مسابقت کی توفیق پائی ہے۔ لیکن بیت الدعاء میں پہنچا تو ایک ضعیف اور نابینا میاں خیر الدین صاحب کو تہجد پڑھتے پایا۔ اور سمجھا کہ مسابقت کے یہ بجا طور پر مستحق ہیں۔

احمدیت کا نور جزیرہ ماریشس میں

جزیرہ ماریشس کی جس میں سول لباد [illegible] پرونا آبادی سات لاکھ [illegible] نادیر [illegible] تین لاکھ ہندو۔ اڑھائی لاکھ عیسائی ایک لاکھ [illegible] [illegible] میرے [illegible] اور [illegible] اصل کے بدھ لوگ بھی ہزار ہیں۔ محترم نور محمد نوریا صاحب رض مرحوم ساکن روز ہل (ماریشس) سے جو ماریشس کے اول المومنین تھے اور اولین صدر جماعت مقرر ہوئے تھے۔ ریویو آف ریلیجنز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر پڑھا اور دل سے احمدیت قبول کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحریر کیا کہ کوئی مبلغ وہاں بھجوائیں۔ حضور نے کمال شفقت سے ان کی درخواست قبول کر کے حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے کو [illegible] جو [illegible] آپ سیلون سے ہوتے ہوئے ماریشس تشریف لے [illegible] آپ کے ورود سے قبل ایک بہت بااثر مسلمان گورا اسحق نے جو پورٹ لوئیس کے ڈپٹی میئر تھے حکام کو توجہ دلائی کہ آپ کو جزیرہ پر اترنے نہ دیا جائے لیکن حضرت صوفی صاحب رض اس بارہ میں حکم کی پرواہ کئے بغیر اتر پڑے اور یہ اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت نمائی تھی کہ جب سالہا سال بعد آپ نے قادیان واپس ہونا تھا تو واپسی سے دو دن پہلے اللہ تعالیٰ نے اس معاند کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا آپ کی واپسی کے متعلق تمنا کو اس رنگ میں بھی وہ نہ دیکھ سکے۔ [illegible] نامرگ اسنے مخالفت کی اور سپریم کورٹ والے مقدمہ میں اس نے جماعت کے خلاف مدد دی تھی۔ آپ روز ہل کی ایک مسجد میں گئے تو غیر احمدی احباب کی درخواست پر آپ وہاں امامت کرانے لگے۔ لیکن جب یہ لوگ مسائل احمدیت سے واقف ہوئے تو مسجد آپ کے پاس چھوڑ کر الگ ہو گئے۔ احمدیہ مسجد احمدیوں کے قبضہ میں رہی۔ کچھ عرصہ بعد غیر احمدیوں نے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ جس میں فیصلہ ہوا کہ پہلا غیر احمدی امام کی امامت میں اس مسجد میں نماز ہونی چاہیئے۔ سپریم کورٹ میں حضرت صوفی

بڑے کو قبرستان میں دفن کیا۔ ایک گوسپند مسلوخ دیکھا معلوم نہیں اس کی حقیقت کیا ہے۔ اور کس کے متعلق ہے"۔ (تذکرہ ص ۲۳۲ و ۲۳۳ ط)

اس دعا میں ایک بیٹا پیدا ہونے کی خبر دو بارہ دی گئی ہے۔ بتایا گیا کہ وہ علیم ہوگا۔ اور صاحبزادہ مبارک احمد کی جگہ نازل ہوگا۔ وہ قوم کا ساقی بنے گا اور اس کی آمد قوم کی راستے میں جن کا ساقی صاحبزادہ مبارک شہید ہو گی اور اس شہید کا ظہور ایک موت تک سے وابستہ ہے۔ اور اس موت کے وقت مومنوں کے تقوی کا دلیل خلافت کے قیام کی وجہ سے اظہار ہوگا۔

(باقی آئندہ)

صاحب ... مباحثات ... احمدیت پر بااستیعاب روشنی ڈالی۔ اس طرح احمدیت لوگوں پر خوب واضح ہوئی۔ فیصلہ سپریم کورٹ کا یہ تھا کہ احمدی بھی مسلمان ہیں لیکن اس خاطر کہ فتنہ پیدا نہ ہو یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اس مسجد میں احمدی افراد کو اپنے امام کی امامت میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں۔ اس پر اس مقدمہ والی سنی جماعت کی مسجد سے ڈیڑھ سو گز کے فاصلہ پر چار سڑکوں کے مقام اتصال پر نہایت باموقعہ قطعہ اراضی جماعت نے حضرت صوفی صاحب کی تحریک پر خرید لی اور ۱۹۲۰ء میں وہاں مسجد تعمیر ہوئی جس کا نام آپ نے دارالسلام رکھا۔ آپ کے مباحثات سے ایک کثیر تعداد نے احمدیت قبول کی۔ اور جماعت کی تعداد روز افزوں ہے

آپ کے زمانہ سے اب تک یہ طریق جاری ہے کہ تمام جماعت عیدین کو دوپہر کا کھانا اجتماعی طور پر مسجد میں تناول کرتی ہے۔ آپ کے نائب کے طور پر حضرت حافظ عبید اللہ صاحبؓ وہاں بھجوائے گئے تھے۔ جو مباحثات میں حوالہ جات وغیرہ نکال کر دیتے ہیں آپ کی مدد کرتے تھے۔ بمقام سینٹ پیئر [illegible] رہے۔ اور حضرت صوفی صاحب وہیں تھے کہ آپ نے بمقام پانی پورٹ وفات پائی (وہیں) جس یہ مدفون ہے۔

ان کے اہل و عیال کو لانے کے لئے ان کے والد ماجد حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی ماریشس تشریف لائے۔ آپ بھی اپنے عرصۂ قیام قریباً دو ماہ میں وہاں اردو میں تقریریں کرتے رہے۔ میری آنکھیں مسجد دارالسلام میں ایسے دو جلسوں کے متعلق عجیب تائید الٰہی کی شاہد ہیں کہ آپ نے اپنی تقریروں میں جو بھی آیت قرآنیہ پڑھی۔ ساتھ ہی قرآن مجید کھول کر لوگوں کو بتا دی کہ یہاں یہ آیت ہے۔ آپ نے ورق گردانی نہیں کی بلکہ ہر دفعہ قرآن مجید کھولتے ہی اس آیت والا صفحہ نکل آتا۔ ایک تقریر کے متعلق مجھے بخوبی یاد ہے کہ اس میں غیر احمدیوں کی ایک کثیر تعداد شریک تھی۔ اور ان غیر احمدی افراد نے تقریر سے فرط مسرت کے باعث آپ کو نذرانے دیئے۔

حضرت صوفی صاحب کی جگہ حضرت حافظ جمال احمد صاحب وہاں تشریف لائے۔ اس وقت وہاں تحریک شدھی زوروں پر تھی اور غیر احمدی حیران تھے کہ اس تحریک کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ اور وہ محسوس ہوتے کہ آپ کی امداد کے حصول کی درخواست کریں آپ ستیارتھ پرکاش سے خوب واقف تھے اور ہندو کے دیگر مسائل سے بھی اور مباحثات میں ماہر تھے۔ چنانچہ غیر احمدی احباب کی درخواست پر آپ نے ہندو مذاہب کے متعلق بہت سی تقریریں کیں۔ جن سے غیر احمدی بہت متاثر ہوتے۔ حتیٰ کہ ایک ایسے جلسہ میں ایک غیر احمدی مولوی عبدالرشید نواب صاحب نے آپ کا گلاس جن میں بچا ہوا پانی پیا جس کا غیر احمدیوں اور غیر مسلموں پر بہت اثر ہوا۔ ایک پیر مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی نارتھ جن کے لڑکے شاہ احمد نورانی صاحب کراچی میں ان کے خلیفہ ہیں احمدیت کی مخالفت کی۔ اور ریڈیو پر جوابات نشر کئے گئے۔ گویا حضرت حافظ صاحبؓ کے عہد سے ریڈیو پر احمدیت کے متعلق نشریات ہونے لگیں۔ میرے لئے باعث فخر ہے کہ مجھے آپ کے ساتھ نہایت قریب رہنے کا موقعہ ملا۔ آپ سینٹ پیئر کے قبرستان کے ایک حصہ میں مدفون ہیں جو جماعت احمدیہ کے لئے مخصوص ہے

پھر حضرت حافظ عبید اللہ صاحبؓ کے فرزند محترم مولوی بشیر الدین صاحب وہاں بھجوائے گئے۔ آپ کے زمانہ میں چندہ کے لحاظ سے خوب تنظیم ہوئی اور اس میں بہت اضافہ ہوا۔ حضرت صوفی صاحبؓ کے زمانہ میں ہمارا سالانہ چندہ ڈیڑھ ہزار روپیہ اور حضرت حافظ صاحبؓ کے زمانہ میں دو ہزار روپیہ تھا اور محترم مولوی صاحب کے زمانہ میں پانچ ہزار روپیہ ہو گیا۔ لیکن افسوس اس وقت بعض فتنہ انگیز افراد نے اپنی بدقسمتی سے ایک فتنہ پیدا کر کے علیحدگی اختیار کر لی۔ پھر محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر وہاں آئے۔ آپ بہت پرجوش تھے۔ اور آپ کی قیادت میں جماعت اس فتنہ کو کچلنے میں کامیاب ہو گئی۔ اور جماعت کو مسجد اور تمام جائیداد کا قبضہ مل گیا اب ہم جنرل اسمبلی میں ایک بل پیش کر کے یہ قانون بنوانا چاہتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کی تمام جائیداد حضرت خلیفۃ المسیح کی ہے گویا ان کے احکام کے تابع ہے

محترم مولانا بشیر صاحب کی واپسی کے بعد محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر وہاں تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ مقدمہ جیت کر باغی افراد پر فتح حاصل کر چکی تھی۔ جو در اصل خلافت سے وابستہ جماعت کی فتح تھی۔ یہ تجویز ہوئی کہ جماعت اس امر کی یادگار قائم کرے۔ چنانچہ خلافت میموریل فنڈ کے نام سے دو ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا۔ اور

مسجد دارالسلام کی نئی عالیشان عمارت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے اجازت حاصل کر کے مسجد دارالسلام کی پرانی عمارت کی جگہ نئی عمارت تعمیر کی گئی۔ جس کے لئے بغیر سود کے دس ہزار روپیہ ایک بنک سے قرض بھی حاصل کیا۔ کل خرچ کوئی ایک لاکھ روپیہ ہونا چاہیئے تھا۔ جس میں سے کم و بیش نصف لاکھ روپیہ کی بچت وقار عمل کے ذریعہ کام کر کے کی گئی ....

..... انصار خدام و اطفال حتیٰ کہ خواتین نے بھی وقار عمل میں حصہ لیا۔ کنکریٹ سے جو چھت ۴۴×۱۷ فٹ کی پانچ انچ موٹی تیار کرنی تھی۔ [illegible] گھنٹے مسلسل وقار عمل کے ذریعہ بغیر ایک منٹ سونے کے احباب نے اس کام کی تکمیل کر کے غیر از جماعت کو حیران کر دیا۔ یقیناً یہ اللہ، رسولؐ اور خلافت پر ایمان کا ایک معجزہ نما کارنامہ تھا۔ جو اس کے بغیر قطعاً ناممکن الوقوع تھا۔ غیر احمدی تعجب کرتے ہیں کہ اس مٹھی بھر جماعت کے لئے ایسی شاندار مسجد کا تعمیر کر لینا کیونکر ممکن ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ غریب سے غریب احمدی بھی ماہوار اپنی مقدور سے بڑھ کر جذبۂ قربانی سے معمور ہو کر چندہ دیتا ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت ہے۔ اور یہ دیکھ کر ہمارے قلوب اس یقین سے پُر ہیں کہ احمدیت دنیا پر غالب آ کے رہے گی۔

جماعت کی چھ مساجد

اس وقت ہماری ذیل کی چھ مساجد ہیں:-

(۱) بمقام روز ہل مسجد دارالسلام جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔

(۲) بمقام فونکس مسجد فضل۔ جو سبحان اینڈ کمپنی نے کلیۃً اپنی طرف سے چالیس ہزار روپیہ کے صرفہ سے تعمیر کرائی۔

(۳) بمقام سینٹ پیئر مسجد رضوان۔ جس پہ پندرہ ہزار روپے صرف ہوئے۔

(۴) بمقام مونتانی بلانش مسجد مبارک جو پندرہ ہزار روپے کے صرفہ سے تعمیر ہوئی۔

(۵ و ۶) بمقام پائی پورٹ نوئیس مسجد نور اور بمقام تریولی مسجد محمود۔

موخر الذکر مساجد دو دو ہزار روپیہ سے تعمیر ہوئیں

جماعت ماریشس کا سالانہ بجٹ

محترم مولانا منیر صاحب کی واپسی کے بعد محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر بھجوائے گئے۔ اس وقت ہمارا سالانہ چندہ پچیس ہزار روپیہ ہے جبکہ ہماری جماعت کی تعداد بشمول مرد و زن اور اطفال دو ہزار سے کچھ زیادہ ہے۔ لجنہ اماء اللہ نے مسجد ڈنمارک کے لئے دو ہزار روپیہ چندہ دیا۔ خدام ہر اتوار کو بیس پچیس روپے کا سلسلہ کا لٹریچر فروخت کرتے ہیں۔ تعمیر مسجد دارالسلام کے وقت ہمارا سالانہ بجٹ پون لاکھ سے ایک لاکھ روپیہ تک ہو گیا تھا۔

اشاعت لٹریچر کا پروگرام

ہمارا پروگرام یہ ہے کہ ہر سال ایک دو تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام شائع کی جائیں۔ مسیح ہندوستان میں۔ کشتی نوح اور ایک جلد میں پیغام صلح اور الوصیت وغیرہ پانچ کتب ان سب کے فرانسیسی تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ چشمۂ معرفت کا فرانسیسی ترجمہ مکمل ہو چکا تھا۔ اس وقت تک طبع ہو چکا ہو گا۔ ہماری تمام مطبوعات کے سرورق منارۃ المسیح کی تصویر سے مزین ہوتے ہیں۔ ۱۹۶۱ء سے ایک پندرہ روزہ رسالہ Le message فرانسیسی زبان میں شائع ہو رہا ہے نیز مندرجہ ذیل کتب بھی شائع ہو چکی ہیں:-

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تالیف احمدیہ موومنٹ کا فرانسیسی ترجمہ۔

(۲) محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی کتاب Where did Jesus die کا فرانسیسی ترجمہ

(۳) محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر کی کتاب Ahmadies are muslims انگریزی اور فرانسیسی میں۔

(۴ تا ۶) مولانا صاحب موصوف کی تین تصانیف بابت وفات عیسیٰؑ، ختم نبوت اور صداقت مسیح موعودؑ کے متعلق فرانسیسی میں ہیں۔ شاہ احمد نورانی صاحب پیر کے دعوت مقابلہ پر مولانا صاحب نے یہ کتب تالیف کی تھیں۔

فرانسیسی ترجمۃ القرآن

وکالت تبشیر ربوہ کی طرف سے فرانسیسی ترجمہ قرآن مجید ہمیں نظرثانی کے لئے آیا تھا چنانچہ مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر، احمد حسین صاحب، حاجی احمد یداللہ بدھو صاحب اور مجھ پر مشتمل بورڈ نے آٹھ ماہ تک روزانہ دو گھنٹے صرف کر کے اس کام کو مکمل کر کے دوبارہ ٹائپ کرا کے وکالت کی خدمت میں بھجوا دیا ہے۔ اور جماعت نے اپنی خواہش کا اظہار بھی کر دیا ہے کہ ہمیں اس کی اشاعت کا موقعہ دیا جائے۔ وکالت نے بتایا ہے کہ اس کے لئے مختصر نوٹ بھی تیار کئے جائیں گے۔

(باقی صفحہ نمبر ۱۱)

احبابِ جماعت نے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے وصال کی خبر سُنی!

جماعت احمدیہ کلکتہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی تشویشناک علالت کی خبر اچانک پہلے حیدرآباد سے ۳۰ اکتوبر کو پھر رنگون و قادیان سے بذریعہ ٹیلیگرام ملی۔

دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ ابھی جاری ہی تھا کہ اچانک ۸ نومبر کو دوپہر سے پہلے کلکتہ کی جماعت نے اپنے نہایت ہی شفیق و محبوب آقا مطاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی رحلت کی خبر سُنی۔ ہمارے دل ایسی خبر کو سننے کے لئے تیار نہ تھے اور نہ ہی ہم اپنے اندر اتنی سکت پاتے تھے کہ اس جانکاہ خبر کو سن کر ضبط و تحمل سے کام لیں لیکن تقدیر الٰہی کے آگے بشر کی مجبوریاں ظاہر ہیں۔

نماز مغرب میں جماعت کے تمام افراد موجود تھے۔ بعد نماز مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جماعت کو خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے عظیم کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور رضؓ نے اسلام و احمدیت کو ایسی ٹھوس بنیادوں پر قائم کر دیا ہے کہ کل کا مؤرخ آپ کے ان کارناموں کا ذکر کئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ فرمایا آپ کی پاکیزہ و فعال زندگی کا ہر لمحہ خدمتِ خلق و تبلیغ دین کے لئے وقف رہا۔ دنیا آپ کے احسانات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ مزید فرمایا کہ خلافت ایک نعمت عظمیٰ ہے جو ہمیں ورثہ میں ملی ہے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تمام ٹھوکروں سے بچائے اور ایک صحیح و صالح انسان کو مسندِ خلافت پر متمکن فرمائے۔

۹ نومبر کی صبح کو اطلاع ملی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو جماعت کا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ نماز ظہر سے پہلے ہی تمام احباب جماعت مسجد احمدیہ میں جمع ہو گئے۔ بعد نماز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔ ہماری زبان جس وجود کی صحتیابی و درازیٔ عمر کی دعائیں کرنے کی عادی تھی۔ آج اُس کی مغفرت کے لئے دعا کرنے میں تکلیف محسوس کر رہی تھی۔ نماز کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جماعت کے سامنے مختصر سی ایک تقریر فرمائی۔ آپ نے شکستہ آواز میں اُن تمام دوستوں کو صبر کی تلقین کی جو زار و قطار رو رہے تھے فرمایا کہ اب ہم اپنے بچھڑے ہوئے محبوب و آقا کے لئے ہمیشہ مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں گے۔ اس کے بعد آپ نے اعلان فرمایا کہ آج سے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ہمارے روحانی امام اور دینی پیشوا ہیں۔ اب جماعت کی ترقی و نجات آپ کی کامل اطاعت میں ہے۔ اجتماعی دعا کے بعد جماعت کی طرف سے ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا جس کو احباب نے متفقہ طور پر منظور کیا جس کی نقول مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان، مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان اور مکرم ایڈیٹر صاحب بدر کو علیحدہ ارسال کی جا چکی ہیں۔ تمام موجود دوستوں نے اپنے پیارے نو منتخب خلیفہ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کے لئے فارم پر اپنے دستخط ثبت کئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور اُنکے مقاصدِ دینیہ میں کامیابی کی دعائیں کرتے ہوئے واپس گئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار نور عالم احمدی ایم۔ اے

جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اچانک تشویشناک علالت کی جو اطلاع سیلون مشن کی طرف سے بذریعہ تار موصول ہوئی۔

اس تار کی وصولی کے ساتھ ہی ہم نے ٹیلیفونوں پر جماعت کے احباب کو اطلاعیں دینی شروع کر دیں کہ احباب فوری طور پر جمع ہوں تاکہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر حاضر ہو کر التجائیں کریں۔ دیگر جماعتوں کو اسی وحشتناک اطلاع کی تاروں کے مسودہ لکھے جا رہے تھے کہ حضور کے لقاء الٰہی کی دردناک اطلاع نے ہماری چیخیں نکال دیں۔ کچھ سجھائی نہ دیتا تھا کہ کدھر جائیں اور کیونکر حضور کا دیدار آخری نصیب ہوگا۔ آنکھوں کے آنسو تھمنے میں نہ آتے تھے کہ کوئی کام کریں کچھ سوچیں اور کوئی راہ نکالیں آنکھوں کے سامنے دنیا تاریک ہو گئی۔ کچھ دیر یہی حالت رہی۔ بالآخر ہمت کر کے ان احباب کو جن سے ٹیلیفون پر رابطہ پیدا کیا جا سکتا تھا۔ اس اندوہناک اطلاع کا دینا ہی تھا وہ بھاگے بھاگے جوبلی ہال آ گئے۔ اور سکتہ کی حالت میں بیٹھے سوچتے رہ گئے کہ یہ کیا ہو گیا۔ اس مجمع پر ایک سکوت کا عالم طاری تھا۔ اور سوچ رہا تھا کہ کاش اس کو پر و بال عطا ہوتے تا وہ اڑ کر اس شمع کے گرد پہنچ جاتا جو بظاہر گُل ہو گئی ہے۔ اور چند ساعتوں میں آنکھوں سے بھی اوجھل ہو جائے گی لیکن جس کی ضیاپاشیاں رہتی دنیا تک جاری رہینگی بالآخر دل کڑا کر کے دیگر جماعتوں کو اطلاعیں دینے کے لئے ٹیلیگرامز لکھنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ حضور اقدس کی سرپرستی سے ہم ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے ہیں۔ یہ اطلاع ہندوستان کی قریباً تیس جماعتوں کو دی گئی۔

جیسے جیسے دیگر احباب کو یہ اطلاع ملتی گئی۔ احباب احمدیہ جوبلی ہال پہنچتے رہے اور رات دیر گئے تک یہ سلسلہ جاری رہا چونکہ تدفین دوسرے دن یعنی ۹ نومبر کو ہونے والی تھی۔ اس لئے مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد نے تمام افراد جماعت کے گھروں تک بھی اطلاع پہنچا دی کہ ۹ نومبر کو ۴ بجے شام سب لوگ احمدیہ جوبلی ہال میں جمع ہو جائیں۔ مختلف جماعتوں سے تاروں کی وصولی کا سلسلہ جاری رہا اور انہیں جواب دیئے جاتے رہے۔ حسب وعدہ ٹھیک چار بجے احمدیہ جوبلی ہال احباب جماعت بشمول بچوں مستورات سے بھر گیا محترم امیر صاحب نے سب سے پہلے عصر کی نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد ایک غیر معمولی اجلاس کے انعقاد کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

تلاوت قرآن مجید مکرم محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی نے فرمائی۔ پھر ظہور الدین صاحب نے حضور اقدس کی نظم "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" کے منتخبہ اور مناسب حال اشعار سُنائے۔ جب یہ احباب جماعت کے نہ صرف آنسو تھمتے نہ تھے بلکہ درد و کرب کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ نے بھرّائی ہوئی آواز کے ساتھ خطاب شروع فرمایا کہ اب جبکہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفۂ ثالث منتخب ہو چکے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں اور اپنی عقیدت کا اظہار کریں۔ چنانچہ محترم امیر صاحب بیعت کے الفاظ پڑھتے رہے اور تمام احباب اُن کے ساتھ الفاظ دہراتے رہے اس تجدید بیعت کے بعد دعا ہوئی۔ پھر حضور اقدس کی نماز جنازہ غائب محترم امیر صاحب نے پڑھائی سارے مجمع نے اپنی عقیدت کے آنسو آپ کے قدموں پر نچھاور کئے۔ بعد نماز محترم محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی نے مختصر الفاظ میں یہ بتلاتے ہوئے کہ حضور رضؓ نے اپنی ساری زندگی خدمتِ سلسلہ کے لئے قربان کر دی ایک قرار داد تعزیت پیش کی جسے سارے مجمع نے یک زبان ہو کر منظور کیا۔

اس کے بعد احباب بعد ادائی نماز مغرب بوجھل دل اور خلافتِ ثالثہ پر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب کی سکینتِ قلب کے ملے جلے جذبات کے ساتھ رخصت ہوئے۔ لیکن پھر بھی حضور کی جدائی کا غم اتنا گہرا ہے کہ تازیست شاید ہی مندمل ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خلافتِ ثالثہ کے ساتھ گہری وابستگی اور دربارِ خلافت سے جاری ہونے والے تمام ہدایات کی پیروی اور اطاعت کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العالمین۔

خاکسار
محمد عمر مبلغ سلسلہ حیدرآباد

جماعت احمدیہ شیموگہ

تعزیتی جلسہ نماز جنازہ و تجدید بیعت

مورخہ ۸ نومبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی سانحہ ارتحال کی غمناک اطلاع ملتے ہی فوراً بعض دوستوں کے مشورہ سے صدر صاحب نے تمام احباب جماعت و خواتین کو ۹ نومبر صبح آٹھ بجے دار الفضل حاضر ہونے کی اطلاع فرمائی۔ تقریباً ½۸ بجے صبح تک تمام احمدی دوست اور خواتین کی کثیر تعداد نے نماز جنازہ غائب پڑھی جو نہایت رقت آمیز تھی۔ بعدہٗ عزیز داؤد احمد صاحب سلمہٗ نے آیات استخلاف خوش الحانی سے تلاوت فرمائیں۔ قائد صاحب خدام الاحمدیہ کی قیادت میں عہد ۱۹۵۹ء دہرایا گیا۔ نثار احمد صاحب نے کلامِ محمودؓ سے ایک نظم سنائی۔ مولوی علاؤ الدین صاحب انسپکٹر بیت المال (جو اپنے دورہ کے سلسلہ میں بنگلور میں مقیم ہیں) نے حضور کی ناگہانی وفات پر اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب بی ایم بشیر احمد صاحب مرزا عبدالرحمن بیگ صاحب محمد عنایت اللہ صاحب نسیم اور مولوی محمد امام صاحب نے باری باری نہایت رقت آمیز تقاریر کے ذریعہ اپنے پیارے امام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنی اپنی حضور سے ملاقات اور دیگر ایمان افروز کارناموں اور واقعات کا ذکر کیا صدر صاحب کی تقریر کے بعد دوستوں نے پیغام تعزیت منظور کیا۔

آخر میں شیموگہ کے معمر دوست (۹۰ سالہ) مکرم محترم میر کلیم اللہ صاحب نے لمبی اور پرسوز دعا کروائی جس میں بعض دوستوں پر رقت طاری ہو گئی۔ اس طرح یہ بابرکت اجتماع ½۱۰ بجے برخواست ہوا۔ تمام احمدی دوستوں نے آج رنج و غم کے باعث اپنے تمام کاروبار بند رکھے اور ملازم پیشہ و طلباء نے بھی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سانحہ ارتحال کا

ہندوستانی اخبارات میں ذکر خیر

حقیقی سے لی۔
مرزا عبد الرحمٰن بیگ سیکرٹری تعلیم و
تربیت شیموگہ

آگرہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتا ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا۔

اخبار اور ریڈیو کے ذریعہ یہ افسوسناک خبر سننی پڑی جس کے لئے کان اور دل ہرگز تیار نہ تھے۔ ہر چند کہ امام موصوف کی تصانیف کے مطالعہ کا مجھے زیادہ موقع نہیں ملا۔ تاہم جس قدر اخبار یا دیگر ذرائع سے آپ کے خطبات و مضامین دیکھے۔ ان کی روشنی میں بلا مبالغہ میں کہنے کو تیار ہوں کہ حقیقتاً آپ اسلام کے حقیقی خادم مسلمانوں کے بہی خواہ۔ جماعت احمدیہ کے صحیح سرپرست تھے۔ آپ کی جدائی سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کی تکمیل شاید بڑی دیر سے ہو سکے گی۔

یوں اس المناک موقع پر آپ بزرگ جماعت احمدیہ کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔ اور بارگاہِ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ وہ مرحوم و مغفور کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ نیز جماعت کے ذمہ دار حضرات کو ان کے مشن کی تکمیل کی توفیق دے۔ والسلام

سوگوار نعیم آگرہ

قرار داد تعزیت جماعت احمدیہ کنانور

کنانور ۹ نومبر بعد نماز عشاء منعقدہ مسجد احمدیہ۔ آج کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضور ہمارے محبوب اور قابلِ احترام امام تھے ہم احباب جماعت اس ناقابلِ تلافی نقصان پر تمام دنیا کے احمدیوں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غم و رنج میں برابر کے شریک ہیں۔

جملہ احمدی بھائیوں اور افراد خاندان پاک کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور حضور انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکات ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس موعود بیٹے کے لئے جو دعائیں اور پیشگوئیاں فرمائی ہیں وہ بڑی شان کے ساتھ پوری ہو چکی ہیں اور اسلام اور احمدیت کی ترقیات کے سلسلہ میں آپ کی ذات دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ عزت اور احترام کے ساتھ یاد کی جائیں گی۔ اور آپ کے بیان فرمودہ راہ عمل پر چل کر ہم ہمیشہ ترقیات کرتے رہیں گے اور احمدیت ترقی کریگی۔

آج کا یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہونے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ موعود انقلاب پیشگوئیوں کے مطابق ہے ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حضور اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا ہر لمحہ حافظ و ناصر رہے اور آپکی مدد و نصرت فرمائے۔ آمین۔

۱۸/۱۱/۶۵ ای کے حامد صاحب صدر جماعت احمدیہ کنانور

امام جماعت احمدیہ کی رحلت

مندرجہ عنوان کے تحت روزنامہ حقیقت لکھنؤ مجریہ ۱۰ نومبر میں جناب ایڈیٹر صاحب مکرم انیس احمد صاحب عباسی بی۔ اے کاکوروی کا حسب ذیل نوٹ شائع ہوا:۔

"امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی رحلت اس اعتبار سے ایک بڑا سانحہ ہے کہ ایک بہت ہی قابل اور ممتاز ہستی برصغیر سے اٹھ گئی۔ مذہبی اختلافات سے قطع نظر مرزا صاحب مرحوم کی ذات بہت سی صفات کی حامل تھی۔ ان کا تبحر علمی، حیرت انگیز ذہانت اور سیاسی فراست کا بہت سے ممتاز غیر احمدی افراد کو بھی اعتراف تھا۔ چنانچہ آج سے تقریباً تیس سال قبل مرزا صاحب مرحوم نے یو پی کے دورہ میں ایک روز دن بہر خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب ایم۔ ایل سی بیرسٹر مرحوم کے یہاں کانپور میں بھی قیام کیا تھا۔ حافظ صاحب سے بھی جب ملاقات ہوئی۔ تو راقم السطور نے ان کو مرزا صاحب کا بہت معترف پایا۔ حافظ صاحب فرماتے تھے کہ ایسے قابل و فاضل اور ایسے روشن ضمیر اور عالی دماغ لیڈر اگر مسلمانوں میں چند ہی پیدا ہو جائیں تو قوم کی حالت سنبھل جائے۔ راقم السطور کو خود بھی کئی دفعہ مرزا صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور ہر دفعہ وہ ان کی غیر معمولی قابلیت، سیاسی بصیرت و فراست سے بہت متاثر ہوا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان میں وہ تمام جوہر تھے جو ایک بڑے قائد میں ہونا چاہیئے مذہبی عقائد سے اختلاف رکھنے کی بنا پر کسی بڑی شخصیت کی اعلیٰ صفات اور اس کی قومی خدمات کی قدر و خدمت نہ کرنا ایک بہت ہی افسوسناک کمزوری ہے اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

(روزنامہ حقیقت لکھنؤ ۱۰/۱۱/۶۵)

جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا کی وفات

روزنامہ ٹریبون انبالہ مورخہ ۹/۱۱/۶۵ میں مندرجہ عنوان سے جو خبر شائع ہوئی اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"کراچی ۸ نومبر مرزا بشیر الدین محمود احمد امام احمدیہ مسلم جماعت آج جماعت کے مرکز ربوہ میں وفات پا گئے۔ موصوف کے دفن کرنے سے پہلے جماعت کے نئے خلیفہ روحانی پیشوا کا جماعت کی طرف سے انتخاب کیا جائے گا مرزا صاحب موصوف مریدین احمدی نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک قابل قدر شخصیت سر محمد ظفر اللہ خان ہیں جو اس وقت انٹرنیشنل عدالت کے جج اور قبل ازیں یونائیٹڈ نیشنز جنرل اسمبلی کے صدر رہ چکے ہیں۔"

(ٹریبون انبالہ ۹/۱۱/۶۵)

"جماعت احمدیہ پر غم کے بادل"

کٹک (اڑیسہ) کے اڑیہ زبان میں شائع ہونے والے روزنامہ "سماج کٹک" میں حضور کے فوٹو کے ساتھ مندرجہ بالا عنوان سے ایک تفصیلی نوٹ شائع ہوا جس کا اردو ترجمہ مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ نے ارسال فرمایا ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"جماعت احمدیہ کے لیڈر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ۸ تاریخ کو جماعت کے مرکز ربوہ میں رحلت فرما گئے۔ آپ کی تدفین سے قبل جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد منتخب ہوئے۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد کے مختصر سوانح حیات

مرزا بشیر الدین محمود احمد مرزا غلام احمد صاحب بانی احمدیت کے بڑے صاحبزادے تھے آپ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں قادیان کی سرزمین میں پیدا ہوئے اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء میں خلیفۃ المسیح الثانی منتخب کئے گئے۔ آپ کی زندگی میں جماعت احمدیہ کو انتہائی ترقی حاصل ہوئی اور امریکہ۔ افریقہ۔ انگلینڈ۔ جرمنی۔ سپین۔ انڈونیشیا۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ وغیرہ دنیا کے مختلف حصوں میں احمدیہ مشن قائم ہوئے رحلت کے وقت آپ کی عمر ستتر سال کی تھی۔"

(روزنامہ سماج کٹک ۱۳/۱۱/۶۵)

مکرم مولوی محمد موسیٰ صاحب نے یہ اطلاع دی ہے کہ اسی طرح کے نوٹ روزنامہ ماتربھومی روزانہ تنتر۔ روزنامہ کلنگہ میں شائع ہوئے ہیں۔ نیز اڑیہ زبان میں ریڈیو کے ذریعہ بھی حضور انور کی رحلت کی خبر نشر ہوئی۔

امام جماعت احمدیہ کا انتقال

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی کے موقر اخبار صدق جدید لکھنؤ مجریہ ۱۹ نومبر میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت حسب ذیل نوٹ شائع ہوا ہے:۔

"کراچی سے خبر شائع ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ (قادیانی) کے امام مرزا بشیر الدین محمود احمد کا ۸ نومبر کو ربوہ میں انتقال ہو گیا۔ مہینوں کیا برسوں سے سخت بیمار چلے آتے تھے اور یہ طویل اور شدید بیماری کلمہ گو کے لئے بجائے خود گناہوں کو دھونے والی اور ان کا کفارہ کر دینے والی ہے — دوسرے عقیدے ان کے جیسے بھی ہوں قرآن و علوم قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ انہیں عطا فرمائے اور ان خدمات کے طفیل میں ان کے ساتھ عام معاملہ درگزر کا فرمائے علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک"

ہندوستانی جماعتوں کی طرف سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر اظہار تعزیت

خلافت ثالثہ سے اظہار عقیدت و تجدید بیعت کی قراردادیں

جماعت احمدیہ ، دہلی کا تعزیتی ریزولیشن

جماعت احمدیہ دہلی کا ایک اجلاس آج مورخہ ۱۱ر نومبر کو مسجد احمدیہ دریا گنج میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تعزیتی قرار داد متفقہ طور پر منظور کی گئی

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال کی رنجدہ اور افسوسناک خبر سے افراد جماعت احمدیہ دہلی کو ایک زبردست دھکا لگا اور سب پر غم کی گھٹا چھا گئی۔ طبیعت اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہ تھی کہ ہمارا پیارا امام محبوب آقا۔ ہند کا سہارا واقعی ہم سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہو گیا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے موجودہ حالات جبکہ آمدو رفت کے ذرائع مسدود ہو کر رہ گئے ہیں مزید تکلیف کا باعث ہوئے۔ کیونکہ ہم حضور کی آخری زیارت اور نماز جنازہ میں شرکت سے بھی محروم رہ گئے۔ اور قفس میں مقید پنچھی کی طرح پھڑپھڑا کر رہ گئے اس وقت ہم سبھوں کی زبان پر حضرت نواب مبارکہ بیگم کا یہ شعر تھا۔

بلبل ہوں صحنِ باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں آپ کی مبارک روح پر نازل ہوں) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود فرزند موعود خلیفہ اور مصلح موعود تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے مصداق تھے۔ ہمارا یقین ہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی اپنی تمام علامات کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ذات والا صفات پر پوری ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک جماعت کی نہایت ہی کامیاب قیادت فرمائی۔ حضور نے سیاہ بادلوں کی گرج میں مسندِ خلافت پر قدم رکھا اور مسندِ خلافت پر قدم رکھتے ہی رحمت کی بارشیں برسا دیں۔ اور بے شمار تھرّاتے ہوئے سینوں کو سکینت بخشی اور خدمتِ اسلام کا حق ادا کر دیا۔ آپ کے عہدِ خلافت میں جماعت نے حیرت انگیز ترقی کی اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری دنیا میں تبلیغ کا ایک وسیع جال پھیل گیا اس کے ساتھ ہی ساتھ آپ نے جماعت کے اندرونی نظام کو بے حد مضبوط کر دیا۔

آپ کی رحلت جماعت احمدیہ کے لئے ایک عظیم الشان دھکا اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔ کیونکہ اب وہ مسیحی نفس وجود ہمیں کہاں ملے گا جو اپنے انفاس قدسیہ سے احمدیت کے رگ و ریشہ میں نیا اور تازہ خون دوڑا دیتا تھا۔ دینِ قیّمہ کا وہ پیکرِ خجستہ گوہر جو اپنے لبِ اعجاز نما سے قال اللہ اور قال الرسول کا پیام حق التیام سناتا تھا۔ اسے اب کہاں تلاش کریں گے۔ وہ مبارک وجود جس کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم تھا۔ اور ہر نازک موڑ پر خدا سے خبر پا کر راہنمائی کرتا تھا اور ان الفاظ میں سہارا دیتا تھا "گھبراؤ نہیں خدا میرے ساتھ ہے اور میری مدد کے لئے آ رہا ہے" آہ! ایسی جامع کمالات ہستی اب کہاں پیدا ہو گی۔ کسی نے سچ کہا ہے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ہم اپنے حزیں اور غمگین دلوں کے ساتھ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ بالخصوص حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو ملکی حالات کے تقاضا کے ماتحت حضور کے آخری دیدار کے لئے ربوہ نہ پہنچ سکے

اے ہم سے رخصت ہونے والے تجھے
تیرا ایک عہد خلافت مبارک ہو۔ تو نے
اپنے امام و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امانت کو خوب نبھایا اور خلافت کو بھی اتنا مضبوط کر دیا کہ اب کوئی طاقت اس میں کسی قسم کا رخنہ پیدا نہیں کر سکے گی
انشاء اللہ

ہم افراد جماعت احمدیہ دہلی اس خبر پر بھی اطمینان کا اظہار کرتے ہیں کہ حضور کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ و مدظلہ العالی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ ثالث منتخب کیا گیا ہے اور ہم ان کے ہاتھ پر اطاعت اور اتحاد کا حلف باندھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو یہ عظیم الشان ذمہ داری احسن رنگ میں سنبھالنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور آپ کی قیادت میں بھی جماعت دن دونی رات چوگنی ترقی کرے آمین ثم آمین۔

جماعت احمدیہ دہلی کو جب حضرت مصلح موعود کی اندوہناک خبر موصول ہوئی تو اس خیال سے کہ ہندوستان میں بسنے والے احباب تک یہ خبر پہنچ جائے یہ کوشش کی کہ آل انڈیا ریڈیو سے یہ خبر نشر ہو جائے اس کے لئے جماعت کے نمائندے خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ و مکرم رحمت اللہ خاں صاحب اندر اگاندھی کی کوٹھی پر پہنچے۔ آپ انفارمیشن اور براڈکاسٹنگ کی وزیر ہیں۔ وہاں پہنچ کر ان کے پی۔ اے بیش پال صاحب کپور کے ذریعہ یہ اہم واقعہ اندرا جی کی خدمت میں رکھا گیا جس پر انہوں نے ۶۵-۱۱-۹ کو رات کے سوا نو بجے اردو خبروں کے بلٹن میں اس خبر کو نشر کروا دیا۔

جماعت احمدیہ دہلی ان کے اس تعاون کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

بتوسط خاکسار
بشیر احمد انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

قرار داد تعزیت منجانب لجنہ اماء اللہ حیدرآباد و سکندرآباد

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدرآباد و سکندرآباد دکن انتہائی پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داغِ مفارقت دے جانے پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہیں۔

۸ر نومبر کی صبح یہ المناک خبر جو ہمارے لئے ناقابلِ برداشت تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فیصلہ کے آگے کسی کی کچھ نہیں چل سکتی۔ اب ہم اپنے ٹوٹے دلوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر سے

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

دلاسا دیتے ہیں۔

اس وقت جبکہ ہمارا قلم یہ قرار داد تحریر کر رہا ہے ہماری آنکھوں سے آنسو رواں ہیں اور دل پر اس جُدائی کی وجہ سے بجلیاں گر رہی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ہی صبر دے ورنہ یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔

وہ وجود جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی اور جس کے سر پر اللہ تعالیٰ کا سایہ تھا ہم میں سے اُٹھ گیا ہے لیکن آپ کی بابرکت ہستی نے ہمیں خلافت کی برکات سے محروم نہیں رکھا لہٰذا اس وقت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمارے حزیں دلوں کو تسلی دینے اور روحانی خزائن سے مالا مال کرنے کے لئے آپ کے جانشین مقرر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت نوح جیسی عمر عطا فرماتے اور ہر رنگ میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق تحریر کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ آپ کے درخشندہ کارنامے قیامت تک زندہ رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ ہم ممبرات لجنہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ناقابلِ برداشت صدمے میں برابر کے شریک ہیں۔ خاص کر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت مرزا وسیم احمد صاحب۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ سیدہ مہر آپا صاحبہ۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور سیدہ امۃ القدوس صاحبہ اور دیگر افراد خاندان کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو صبرِ جمیل عطا فرماتے اور حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات کو بلند فرماتے۔ آمین۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد و سکندرآباد

ریزولیوشن منجانب جماعت احمدیہ رانچی

۹ر نومبر ۱۹۶۵ء کو مرکز قادیان سے محترم ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تار موصول ہوئی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس دار فانی سے رحلت فرما گئے یہ دردناک خبر بجلی کی طرح سب طرف پھیل گئی اور آن کی آن میں شہر و مضافات سے مرد و زن محترم الحاج سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ کے مکان آشیانہ میں اُفتاں و خیزاں جمع ہو گئے سب احباب نے درد و کرب کی حالت میں جنازہ غائب ادا کی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر منظور کیا گیا کہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا وجود مبارک زندہ خدا کا زندہ ثبوت تھا وہ اس کی رحمتوں کا نشان تھا۔ اور اس کی قدرتوں کا ظاہر

کرنے والا تھا۔ اور وہ خدا تعالیٰ کا مقرب تھا اور اس کے فضلوں کو ظاہر کرنے والا تھا۔ اور اُس کے احسانات کو لانے والا تھا۔ اور وہ فتح و ظفر کی کلید تھا وہ دنیا کی مشکلات کا حل تھا۔ وہ حیاتِ انسانی کے حقیقی مقصد کو پورا کرنے والا تھا اور جو زندگی کے خواہاں تھے انہیں موت کے پنجہ سے نجات دلانے والا تھا۔ وہ دنیا سے غلامی کی لعنت کو دور کر کے حقیقی مساوات اور برادرانہ تعلقات اور سچی اخوت اور امن و راستی کو قائم کرنے والا تھا اُس کی دعاؤں میں غیر معمولی تاثیر تھی جو کثرت سے قبول ہوئیں اور دنیا کی بہتری کا باعث بنیں اور وہ جو سچی نفس تھا جو علوم ظاہری و باطنی سے پر تھا ایسے وجود کے لئے ہزارہا اولیاء کرام اُس کی راہ تکتے تکتے گذر گئے۔ اور آج وہ وجود مبارک ہم سب کو مغموم و کرب و بلا کی حالت میں روتا بلکتا چھوڑ کر مالک حقیقی سے جا ملا۔ حضرت حسان شاعر کا یہ شعر ہمارے دلوں کی صحیح معنوں میں ترجمانی کرتا ہے کہ ؎

كنت السواد لناظري فعمي علی الناظر
من شاء بعدك فليمت فعليك كنت احاذر

جماعت احمدیہ رانچی (جملہ افراد مرد و زن چھوٹے بڑے) حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات پر بھرے دل سے اظہارِ غم کرتی ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی رُوح پُر فتوح کے لئے سلام اور رحمت کا تحفہ پیش کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور حضور کی تمام ہدایات پر تادمِ مرگ عمل پیرا رہنے کی ہم سب کو توفیق بخشے آمین۔ جماعت احمدیہ رانچی شہر و مضافات کے جملہ افراد موجودہ منتخب شدہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پوری پوری اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کرتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایفائے عہد کی توفیق بخشے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر کرے آمین ثم آمین۔

خاکسار سید بدر الدین احمد عفی عنہ
معلم وقف جدید مقیم رانچی

مظفر پور بہار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ناگہانی سانحہ ارتحال پر جماعت احمدیہ مظفرپور آپ کی خدمت میں اور آپ کے توسط سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں قلب حزیں اور چشم پرنم کے ساتھ قلبی تعزیت کا اظہار کرتی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

جانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہمارا پیارا آقا ظاہری اعتبار سے ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے محبوب بندے معنوی اعتبار سے کبھی وفات نہیں پاتے بلکہ ان مقدسین کے ذریعے پھیلنے والی برکات دنیا میں ہمیشہ قائم رہتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ پھیلتی چلی جاتی ہیں۔

پس حضرت اقدس کی ظاہری جدائی کی وجہ سے ہماری آنکھوں میں آنسو اور قلوب میں غم و حزن کی بستریں اُٹھ رہی ہیں لیکن ہم یقین رکھتے ہیں کہ اُس "رحمت کے نشان" المصلح الموعود اور زمین کے کناروں تک شہرت پانے والے مقدس "محمود" کے ذریعہ سے تمام قابلِ ذکر ممالک میں جو برکات پھیل گئی ہیں۔ وہ ہمیشہ نکتہ عروج کی سمت محوِ پرواز رہیں گی اور خدا تعالیٰ کی وہ ساری باتیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی رہیں گی جن کی اطلاع خدا تعالیٰ کی طرف سے خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح اور مصلح موعود دے چکے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق غیر معمولی حالات میں جماعت کی ترقی کے سامان مہیا فرماتا رہا ہے۔ اور تاریخ احمدیت اس پر شاہد ناطق ہے۔

بالآخر ایک بار پھر ہم اپنے واجب الاحترام بزرگان بلکہ سرا سرشفیق بھائی سے قلبی تعزیت کا اظہار کر رہے ہیں اور عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمادے جن مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے دورِ حاضرہ میں اللہ تعالیٰ نے بنا بہت عظیم الشان نشان مصلح موعود کا ظاہر فرمایا۔ اور اسلام کی صداقت کے لئے اکناف عالم پر اتمام حجت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافتِ ثالثہ کی زیرِ نیادت روحانی فتح اور نصرت کے عظیم الشان نشان دکھلائے اور پوری پوری اطاعت کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندے "محمود" اور ہمارے آقا کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں اعلیٰ علیین میں مقام جنت عطا فرما دے۔ اللھم آمین یا رب م م - الصالحین۔

خاکسار
محمد ڈاکٹر سید منظور احمد
صدر جماعت احمدیہ مظفرپور
۶۵-۱۱-۱۳ بہار

نوٹ:- جماعت احمدیہ مظفرپور نے حضرت اقدس کی نماز جنازہ غیب ۱۹ نومبر کو دو بجے احمدیہ مسلم مشن میں ادا کی اور بیعت خلافت ثالثہ بھی اسی موقعہ بذریعہ تحریر کی گئی۔

روٹری کلب بٹالہ میں

جناب عبدالستار صاحب سوکیا آف ماریشس کی دلچسپ تقریر

مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بٹالہ کی روٹری کلب کے رکن ہیں۔ روٹری کلب کی خواہش پر مکرم عبدالستار صاحب سوکیا کی تقریر کلب میں ۸ ار نومبر کی شام کو رکھی گئی۔ چنانچہ مکرم صاحبزادہ صاحب اپنے ہمراہ بطور مہمان محترم سوکیا صاحب کے علاوہ جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب محاسب، و مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر کو بھی لے گئے تھے۔ تقریر سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب نے حسب طریق انگریزی میں معزز مقرر کا تعارف کرایا۔ اور پھر محترم سوکیا صاحب نے حسب پروگرام جزیرہ ماریشس کے حالات بیان کرنے سے قبل بتایا کہ میں اور میری اہلیہ دونوں سرکاری ملازم ہیں۔ میں ایک مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر ہوں۔ ہمیں سرکاری خرچ پر انگلستان تک سفر کرنے کی سہولت ملتی ہے۔ لیکن چونکہ ہم احمدی ہونے کی وجہ سے مذہبی طرز کے لوگ ہیں اس لئے انگلستان وغیرہ کی سیر کی بجائے ہم نے پہلے ہندوستان میں زیارتِ قادیان کرنے اور بعد ازاں ربوہ جانے اور پھر مکہ شریف میں حج کرنے اور پھر مدینہ منورہ کی زیارت کرنے کا پروگرام بنایا۔ میں قادیان پہنچا تو حضرت امام جماعت احمدیہؓ کی وفات کی افسوسناک خبر ملی۔ جمعہ کے روز بٹالہ سے آپ جناب محترم صاحبزادہ صاحب سے تعزیت کے اظہار کے لئے قادیان تشریف لائے۔ اس دعوتِ قلبی کا میرے دل پر گہرا اثر ہے اور میں اپنے وطن جا کر بھی آپ کی اس دعوتِ قلبی کا ضرور ذکر کروں گا۔ اور یہ بھی ذکر کیا کہ میں آپ لوگوں سے زیادہ ہندوستان پر حق رکھتا ہوں۔ کیونکہ جسمانی طور پر میرے آباء بہار کے باشندے تھے۔ اور روحانی طور پر بھی میں ہندوستان میں قادیان سے وابستہ ہوں۔

پھر آپ نے وہاں کی آبادی۔ مذہب۔ تعلیم۔ رسوم۔ اقتصادی خوشحالی اور وہاں کی پیداوار اور صنعتی متوقع ترقی۔ اور اسمبلی اور اخبارات و رسائل اور کھیلوں کے مقابلوں کے متعلق مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ اور یہ بھی بتایا کہ ۷ لاکھ کی آبادی میں سے ۳ لاکھ ہندو ہیں۔ اور شوراتری۔ دیوالی۔ ہولی کے تہواروں پر بھی مسلمانوں اور عیسائیوں کے تہواروں کی طرح سرکاری تعطیلات ہوتی ہیں۔ اور وہاں کسی قسم کا تعصب اور فرقہ وارانہ اختلاف نہیں۔ بلکہ ہر طرح قومی یکجہتی اور اتحاد پایا جاتا ہے۔ اور ہندو افراد بھی بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ اور یہ جزیرہ قابلِ رشک طور پر ترقی کر رہا ہے۔ اور آخر پر کہا کہ چونکہ ماریشس چھوٹا ہندوستان ہے اور یہیں کی نسلیں وہاں آباد ہیں۔ اس لئے میں آپ دوستوں کو دعوت دیتا ہوں کہ اگر آپ وہاں تشریف لا سکیں تو ہم آپ کو خوش آمدید کہیں گے۔ اور قریب تک یہیں سے گھی۔ چاول اور مصالحہ وہاں درآمد ہوتے تھے۔

آپ کی تقریر کے اختتام پر بٹالہ کے معروف مالک کارخانہ جناب خیراتی رام صاحب سرین (صدر کانگرس) نے دلچسپ اور پر معلومات تقریر کے لئے محترم مقرر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں مشورہ دیا کہ جبکہ وہ ساڑھے سات لاکھ کی آبادی کے جزیرہ سے پینتالیس کروڑ آبادی کے ایک نہایت وسیع ملک میں آئے ہیں تو اس کے اکناف کی سیر کریں تا ملک کی ترقی کے علاوہ جمہوریت کی ترقی کا مشاہدہ کر سکیں۔ ہم میں سے جسے موقعہ ملا وہ ضرور ماریشس آئے گا۔

بیرنگ کالج کی تقریر کے بعد پروفیسر صاحبان نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ روٹری کلب میں جانے سے پہلے ان کے کلب میں بھی جناب سوکیا صاحب آئیں۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب مع رفقاء وہاں گئے۔ کلب میں یورپین پروفیسر ولیڈی پروفیسر اور بھارتی پروفیسر کھیل کے لئے جمع تھے۔ انفرادی طور پر اسلام اور عیسائیت کے متعلق گفتگو ہوئی۔

سے تسلیم نم کرتے ہیں لیکن مجھے یقین ہے تسکین ہوئی کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو نہیں کھویا۔ وہ ہمارے ساتھ ہے تقسیم ملک کے ہولناک ایام میں بھی آپ لوگوں کا تتر بتر نہ ہونا بلکہ یہاں مقیم ہو جانا معیت الٰہی کا ظہور ہے۔ یہاں کی نماز تہجد عرش الٰہی کو ہلا دینے والی ہے سو ہم مایوس نہیں بلکہ پُر امید ہیں کہ جماعت ایک ترقی کے بعد دوسری ترقی کرتی چلی جائیگی (آپ نے مقامات مقدسہ کے متعلق ایک مشورہ دیا تاکہ یورپ وغیرہ سے آنے والے زائرین کے مناسب حال انہیں رکھا جا سکے)۔

ہم صبح قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ دوران قیام میں آپ احباب سے اور اس ماحول سے اسقدر گہرا ربط پیدا ہو چکا ہے کہ مفارقت کے وقت سخت تکلیف محسوس کرتا ہوں۔ اور یہ امر طبعی ہے۔ لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا حکم ہے جو ذات لم یزل اور لایزال ہے جس سے تعلق پیدا ہو جائے تو ہمارے لئے جدائی کوئی جدائی نہیں رہتی۔ ہمارے سفر کی پہلی منزل قادیان کی زیارت تھی جو بحمد اللہ بخیریت اختتام پذیر ہوئی۔ اور دوسری منزل سفر ربوہ ہے تیسری منزل حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ کی ہے۔ جہاں سے اپنے وطن کو مراجعت ہوگی سو میں آپ سب سے عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہوں۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت قادیان کے روحانی جوش کی خوشخبری پہنچاؤں گا۔ اور اگر توفیق ملی تو پھر قادیان آؤں گا۔

آپکی تقریر کے بعد مکرم صدر جلسہ نے ان سے کہا کہ امید ہے آپ مرکز قادیان اور یہاں کے احباب کے متعلق اپنے جذبات کو قائم رکھیں گے۔ اور ہمارا سلام اور درخواست دعا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں یاد رکھیں گے۔ آخر پر مکرم صدر صاحب اور مکرم عبدالستار صاحب سوکیا کی انگریزی تقاریر کا ترجمہ جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے حاضرین کو سنایا اور محترم بھائی الہ دین صاحب شاہد روی (صحابی) نے احباب سمیت دعا فرمائی۔ اور تمام احباب نے جناب سوکیا صاحب سے معانقہ و مصافحہ کر کے الوداع کیا۔ صبح پھر ایک درشن کے قریب احباب نے مہمان خانہ میں آپ کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ اور قریباً ۸ بجے بذریعہ موٹر کار امرتسر کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں سے آپ چھ بجے کی گاڑی پر دہلی روانہ ہو گئے اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں رفیق دستگیر ہو۔ آمین۔

مخلصین جلد از جلد توجہ فرمائیں

اور وعدہ جات چندہ تحریک جدید

دفتر ہذا میں بھجوائیں!

دفتر ہذا کی طرف سے تحریک جدید کے نئے سال دفتر اول ۳۲ اور دفتر دوم ۲۲ کے لئے فارم وعدہ جات چندہ تحریک جدید اور تحریکات بھجوائی جا چکی ہیں اور اخبار بدر میں بھی اعلان ہو رہے ہیں لیکن ابھی تک صرف چند جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی اطلاع موصول ہوئی ہے اور وصولی کی رفتار تو اس سے بھی سست ہے۔ حالانکہ تحریک جدید کا اجراء اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ہوا ہے اور اس کے ذریعہ سے جو عظیم الشان کام ہوا ہے اور ہو رہا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر احمدی خواہ وہ بچہ ہو یا جوان عورت ہو یا مرد اس میں بشاشت قلب سے حصہ لے اور زیادہ سے زیادہ وعدہ لکھوائے اور اسکی ادائیگی کرے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۵۳ء میں اصولی طور پر جو ہدایت فرمائی تھی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"ہر احمدی فرد۔ ہر سیکرٹری۔ اور ہر پریذیڈنٹ اور ہر بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے اور ان وعدوں کی اطلاع مرکز میں دے۔ اور پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے"

امید ہے کہ تمام احباب حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنی اپنی جماعت کے تمام افراد سے وعدہ جات لے کر دفتر ہذا میں بھجوا دیں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سے قبل اس کی سو فیصدی ادائیگی کی جانی ضروری ہے

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف چند یوم باقی رہ گئے ہیں۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہوں گے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن برکات سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔ آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی انتہائی ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

جلسہ سالانہ کی مد میں اب تک وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتہائے احمدیہ ہندوستان نے تاحال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی۔ اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ لہذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال اور مبلغین صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

تمام عہدیداران مال کو کوشش کرنی چاہیئے کہ بقیہ چند روز کے اندر اندر چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی وصولی ہو جائے۔ اور جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جس کے ذمہ یہ چندہ بقایا رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو جلد از جلد اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ایک بابرکت جذبہ

محترم مولوی عبدالحق صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفر پور بہار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے کا وعدہ کر کے ایک بہت ہی مبارک اور عمدہ مثال قائم کی ہے۔ تحریک جدید حضور انور رضی اللہ عنہ کی ایک غیر فانی یادگار ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ جماعت کے مخلصین جذبہ خلوص کے اظہار کے لئے حضور انور رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھی حسب توفیق تحریک جدید کا چندہ ادا کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

ولادت۔ مورخہ ۲۵/۱۱/۶۵ کو خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے پانچویں لڑکے سے نوازا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولود کا نام محمد مبشر تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار محمد شریف گجراتی درویش قادیان

خبریں

نئی دہلی ۹ نومبر۔ بھارت سرکار کو چین کا ایک تازہ مراسلہ موصول ہوا ہے جس میں بھارت پر جان بوجھ کر سرحدی خلاف ورزیوں کا الزام لگایا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ مراسلہ زیر غور ہے۔ اور مراسلہ میں درج الزامات کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ اس نے مزید تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ تاہم سیاسی مبصروں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ چین اپنے مراسلوں میں سخت بھاشا استعمال کر رہا ہے ان کا کہنا ہے کہ مراسلہ کی بھاشا سے چینیوں کے جارحانہ عزائم کا اشارہ ملتا ہے جب بھی چینیوں کا کیس کمزور ہو تب وہ سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

چنڈی گڑھ ۲۶ نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین شری اشوک مہتہ نے پنجاب کے چیف منسٹر کامریڈ رام کشن کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ لوگوں پر مزید ٹیکس لگائیں اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو پھر ۶۷-۱۹۶۶ء کے پلان کے بجٹ میں پنجاب کے ترقیاتی پلان میں اتنی ہی کٹوتی کر دی جائے گی لیکن یہ کٹوتی کھیتی باڑی۔ آبپاشی اور بجلی کے پروگراموں میں نہیں ہو سکے گی۔ شری اشوک مہتہ کے اس خط میں یہ سنسنی خیز انکشاف کیا گیا ہے کہ پنجاب کے نمائندوں نے راجستھان اور یوپی کے سرکاروں کے ساتھ یہ مان لیا تھا کہ چار پانچ کروڑ روپیہ کے ٹیکس لگائیں گے۔

نئی دہلی ۹ نومبر۔ آج وزیر خارجہ شری سورن سنگھ نے لوک سبھا میں بتایا کہ کہ ان کی سرحدوں کے اندر چینیوں کی گھس بیٹھ نہایت سنگین نوعیت اختیار کر گئی ہے۔ تاہم ابھی تک بھارت سرکار نے اسبارے میں کولمبو طاقتوں کو مطلع نہیں کیا۔ لیکن جب بھارت پاکستان جنگ کے دوران میں چین نے بھارت کو الٹی میٹم دیا تھا۔ تو بھارت نے کولمبو طاقتوں کو اس صورت حال سے آگاہ کیا تھا۔ آپ نے بتایا کہ گھس بیٹھ کی ان وارداتوں کے خلاف وقتاً فوقتاً دفاعی کارروائی کی جاتی ہے

وارانسی ۲۹ نومبر۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے طلباء نے آج صبح اپنی ... روزہ ہڑتال ختم کر دی۔ وہ یونیورسٹی کے نام سے ہندو شبد ہٹائے جانے کے بل کے خلاف ایجی ٹیشن کر رہے تھے۔

نئی دہلی ۲۹ نومبر۔ آج لوک سبھا میں وزیر دفاع شری یشونت راؤ چوان نے بتایا کہ اکتوبر ۱۹۶۲ء

قادیان کیلئے بسوں اور ریل کے اوقات

بسوں کے اوقات

(۱) جالندھر سے روانگی بس

(۱)	7-15
(۲)	11-25
(۳)	14-00
(۴)	17-00

(۲) امرتسر سے روانگی بس

(۱)	۸-۰۰
(۲)	۹-۱۵
(۳)	۱۰-۳۰
(۴)	۲-۰۰
(۵)	۳-۲۵
(۶)	۴-۴۰

(۳) ریل کے اوقات

(۱) امرتسر سے براستہ قادیان	5-50
بٹالہ سے 〃	7-35
(۲) بٹالہ سے قادیان	9-45
(۳) امرتسر سے براستہ قادیان	15-5
بٹالہ سے قادیان	16-33
(۴) بٹالہ 〃 〃	9-20

نوٹ:۔ جالندھر اور امرتسر سے اُن بسوں کے اوقات روانگی درج کئے گئے ہیں جو سیدھی قادیان کیلئے چلتی ہیں ورنہ جالندھر سے بٹالہ اور امرتسر سے بٹالہ کیلئے ان کے علاوہ اور بہت سی بسیں چلتی ہیں۔ اسی طرح بٹالہ قادیان کے درمیان بھی

روس امریکہ نے بھارت کو ۱۵ کروڑ روپے کی فوجی امداد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس سے ستمبر ۱۹۶۵ء تک جب کہ امریکہ نے مزید اسلحہ بھیجنا بند کر دیا۔ ۴۵ فیصدی امداد مل گئی تھی۔ روس نے بھارت کو ۱۹۶۲ء کے پہلے اور بعد زمانہ کی طے کردہ شرائط پر فوجی سامان سپلائی کیا۔ مزید تفصیل بتانا پبلک مفاد میں نہیں

جے پور ۲۹ نومبر۔ آل انڈیا راجیہ بھاشا سمیلن کے صدر اور بہار اسمبلی کے سپیکر ڈاکٹر ایل۔ ایس سدھانشو نے آج بیان کہا کہ جو لوگ قومی بھاشا ہندی میں کام نہیں کر سکتے اُنہیں ملک پر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور اگر ہمارے حکمرانوں نے ہندی میں کام شروع نہ کیا۔ تو لوگ اُنہیں گدی سے اتار سکیں گے۔ آپ نے کہا کہ جو لوگ انگریزی کو برقرار رکھنے کی حمایت کرتے ہیں وہ ملک سے غداری کر رہے ہیں۔

میونسپل کمیٹی قادیان کا تعزیتی ریزولیوشن

میونسپل کمیٹی قادیان کے اجلاس (خاص) سے جو کہ مورخہ ۱۸/۱۱/۶۵ کو مولوی عبدالرحمن صاحب پریذیڈنٹ صاحب کمیٹی ہذا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ احمدیہ فرقہ کے روحانی پیشوا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی وفات پر ایک تعزیتی ریزولیشن پاس کیا۔ کمیٹی ہذا نے اُن کی وفات پر گہرے دُکھ اور غم کا اظہار کیا اور ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

دستخط سیکرٹری میونسپل کمیٹی قادیان

ایک اور ضروری اعلان

پچھلے دنوں مرکز سلسلہ کی طرف سے ماہنامہ ستیہ دوت کیمانور (کیرالہ) مجریہ نومبر ۱۹۶۵ء اور مرکزی اخبار بدر قادیان مجریہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں کالیکٹ اور پنول وغیرہ کے اُنیس افراد کے متعلق اعلان شائع کروایا گیا تھا کہ ان تمام افراد نے اپنے آپ کو چونکہ از خود ہی نظام جماعت سے الگ کر رکھا ہے اور اپنی ایک الگ تنظیم بھی کر لی ہے جس سے ہماری جماعت کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے ہم ان افراد کو اپنی جماعت کے ممبر نہیں سمجھتے اور نہ ہی ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق رکھنا چاہتے ہیں۔ وغیرہ۔

اس پر اب ان لوگوں کی طرف سے بذریعہ لوکل اخبارات۔ پوسٹروں اور ملاقاتوں کے کچھ اس قسم کا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ جس سے احباب جماعت اور دوسروں کو بھی یہ غلطی لگ سکتی ہے کہ مرکز نے ان کے خلاف غلط رنگ میں اعلان کیا ہے۔ اور یہ لوگ اب بھی بدستور جماعت احمدیہ قادیان کے ممبر ہیں وغیرہ۔ لہذا اس بارہ میں اب دوبارہ واضح طور پر اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ خالصتاً ایک روحانی نظام ہے۔ اور ان لوگوں نے جماعت احمدیہ کے واضح منشور کے خلاف جو سراسر غلط طریق اختیار کر کے اپنے اختلافات کو دھڑا دھڑ پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ اس کا کسی بھی روحانی جماعت میں جواز نہیں ملتا۔ نہ ہی دعویٰ ہے تو احمدیت کا ہو۔ اور اصول کمیونسٹوں کے اپنائے جاتے ہیں۔ یہ ایک بالکل بے جوڑ سی بات ہے۔ اس لئے ان لوگوں کا اب ہماری جماعت کے ساتھ اس وقت تک کوئی تعلق نہیں ہے جبتک کہ وہ اپنی غلطیوں کا صحیح طریق پر احساس اور اس پر اظہار ندامت کا طریق اختیار نہیں کرتے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان